عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

ختم نبوت

KHATME NUBUWWAT

N INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE

جلد نمبر ۸ | شمارہ نمبر ۱۱

ایشیا کا عظیم خطیب ۔ اسلام کا عظیم فرزند

امیرِ شریعت

سیّد عطاء اللہ شاہ صاحبؒ بخاریؒ

رشوت

جس سے فحاشی اور

بے حیائی پروان

چڑھ رہی ہے

لاہوری

مرزائی اور ان کے

عقائد

بادشاہی میں

فقیری

مرزا قادیانی کے پیرو کار

جعل سازی کرتے ہوئے گرفتار

اسٹیل ٹاؤن کراچی اور منڈی بہاؤالدین میں

۱۲ قادیانیوں کی قادیانیت سے

توبہ

آپ کے مسائل

ضبط و ترتیب: مولانا منظور احمد الحسینی

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

متفرقات

قاری عبدالمجید ــــــ کراچی

س: نابالغ بچے عصر، مغرب یا عشا کی نماز مسجد میں جماعت کے ساتھ ادا کرتے ہیں اور یہ بچے دوسری صف میں شامل ہو جاتے ہیں۔ بعد میں آنے والے نمازی ان کو صف سے ہٹا کر ایک طرف کھڑا کر دیتے ہیں، حالانکہ یہی وقت ان کے ٹی وی دیکھنے کا ہوتا ہے تو کیا شریعت میں اس کی گنجائش ہے کہ ان کو نہ ہٹایا جائے۔

ج: ان کو پیچھے نہ ہٹایا جائے۔ بلکہ بعد میں آنے والے ان کے برابر کھڑے ہو جایا کریں۔

س: رمضان المبارک میں معذور آدمی روزہ نہیں رکھ سکتا ہے اور اس کا فدیہ بھی ادا کر دیا جاتا ہے۔ دوسرے روزہ داروں کی دعاؤں کی طرح ان ان کی دعاؤں پر بھی فرشتے آمین کہیں گے یا یہ مستثنیٰ ہوگا۔

ج: جو شخص معذوری کی وجہ سے روزہ نہیں رکھتا، فدیہ دیدیتا ہے، اس کا حکم روزے دار ہی کا ہے۔

(۳) ایک جاہل (ان پڑھ) آدمی یہ کہتا ہے کہ قبر میں یا آخرت میں ہم سے ہمارے اعمال کے بارے میں باز پرس نہیں ہوگی تو کیا اسلام میں بھی اس کی گنجائش ہے؟

ج: احادیث میں عذاب و ثواب قبر کو بیان فرمایا گیا ہے اور اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ قبر میں سوال و جواب اور عذاب و ثواب ہوتا ہے، اس لئے اس شخص کا یہ کہنا غلط ہے۔ اس کو اس سے توبہ کرنی چاہئے، کیونکہ ایسی چیزوں کے انکار سے کفر کا اندیشہ ہے۔

واللہ اعلم

کسی کی جائداد پر ناجائز قبضہ

عقیل احمد صدیقی ــــــ کراچی

س: زید نے اپنے سکنیٰ قطعۂ آراضی میں اپنی متصل آراضی کے کچھ حصہ کو اس کے مالک زید (الاثنی) کے علم میں لائے بغیر اور اس کی اجازت کے بغیر شامل کر لیا۔ بعد میں یہ امر اس ٹکڑے کے مالک (عمر) کے علم میں آ گیا، لیکن اس نے اپنے ذاتی مراسم یا پاس لحاظ کے باعث (یا کسی اور وجہ سے) اس بارے میں زید سے کچھ تعرض نہیں کیا اور نہ کبھی اس نے (عمر نے) زید سے اس بارے میں کوئی شکایت کی اور نہ اس سے (زید سے) اپنے اس حصۂ زمین کی کوئی قیمت طلب کی اور نہ اس کے عوض کوئی مطالبہ کیا۔ زید کے خیال میں عمر کے اس طرز عمل سے اس معاملہ میں عمر کی رضامندی یا اس کے قلب میں درگذر کی کیفیت کا موجود ہونا ظاہر ہوتا ہے۔ عمر نے بھی اپنے اس قطعۂ آراضی پر (جس کا کچھ حصہ زید نے آراضی میں شامل کر لیا تھا) ایک رہائشی مکان بنا لیا تھا۔ چند سال ہوئے عمر کا جو دوبئی میں سکونت رکھتے تھے انتقال ہو گیا ہے اور ان کے لڑکے بکر نے وہ مکان ایک تیسرے شخص کو فروخت کر دیا ہے۔ بکر (یعنی عمر کے لڑکے اور وارث) کا قیام بھی مستقل طور پر بسلسلہ کاروبار دوبئی میں رہتا ہے۔

اب ایسی صورت حال میں دریافت طلب امر یہ ہے کہ زید کے اس عمل کا (یعنی عمر کی کچھ زمین کو اپنی زمین کے ساتھ ملانے کا) کیا کفارہ / ازالہ ہو سکتا ہے؟ جبکہ زید اپنے اس غلط عمل پر نادم و شرمندہ ہے اور اس گناہ پر اللہ تعالیٰ سے توبہ بھی کر چکا ہے اگر کفارہ کے طور پر اس زمین کے ٹکڑے کی قیمت وہ اب ادا کرنا چاہے تو کس کو ادا کرے؟ جبکہ اصل مالک یعنی عمر کا تو انتقال ہو چکا ہے اور ان کا لڑکا (وارث) اپنے والد عمر کے مکان کو فروخت کر چکا ہے اور اس کا مستقل قیام بھی دوبئی میں ہے (یعنی پاکستان سے باہر ہے)۔ مکان کا نیا مالک صفی البتہ اپنے اس زرخرید شدہ مکان میں خود رہائش پذیر ہے۔ اگر شریعت کی رو سے اس ٹکڑۂ زمین کی مالیت یا قیمت زید کے ذمہ واجب الادا ہے تو وہ یہ قیمت کس کو ادا کرے یعنی بکر کو یا صفی کو؟ نیز وہ قیمت اس وقت کے مطابق ہو جب وہ قطعۂ آراضی زید نے اپنی زمین کے ساتھ ملا لیا تھا یا وہ قیمت اس وقت بازاری قیمت کے مطابق ہوگی؟ یہ امر بھی قابل لحاظ ہے کہ زید اور عمر دونوں کی زمین (پلاٹوں) کی قیمت جو کے ڈی اے نے الاٹ کئے تھے (۹۰ سال کے پٹہ پر) اب بھی وہی ہے جو الاٹمنٹ کے وقت تھی (یعنی جو در اصل زید و عمر نے اس وقت کے ڈی اے کو ادا کی تھی۔)

ج: زید کے ذمہ موجودہ نرخ کے حساب سے اس کی قیمت ادا کرنا لازم ہے۔ اور یہ قیمت عمرو کے لڑکے کو دی جائے گی صفی اللہ نے جو مکان خریدا ہے وہ صرف اتنا خریدا ہے جتنا عمرو یا اس کے لڑکے کے قبضے میں تھا۔ واللہ اعلم۔

دانت کے سوراخ کا مسئلہ

سمیع اللہ ـ پارہ چنار ـ کرباٹ ۔۔۔ کرم ایجنسی

س: کیا دانت کے سوراخ میں مصالحہ بھر دینے سے وضو اور غسل ہو جاتا ہے یا نہیں؟ کیونکہ ہماری مسجد کے مولانا صاحب کہتے ہیں کہ ایسا کرنے سے وضو اور غسل صحیح نہیں ہوتا۔

ج: مولوی صاحب کا مسئلہ صحیح نہیں۔ دانتوں کو بھرنے کے بعد جب مصالحہ دانتوں میں اس طرح جم گیا کہ وہ دانت کا حصہ بن گیا وہ وضو اور غسل سے مانع نہیں۔ آپ کا وضو اور غسل صحیح ہے۔

نافرمان بیٹے کا مسئلہ

درج ذیل مسئلہ قرآن و حدیث کی روشنی میں حل فرما دیں۔

(۱) اللہ داد کا باپ جس کا نام شیر محمد ہے (۲) کلیم اللہ جس کے باپ کا نام اللہ داد ہے، گویا کلیم اللہ ولد اللہ داد۔ اللہ داد ولد شیر محمد۔ کلیم اللہ اپنے باپ کا انتہائی نافرمان ہے۔ گالی گلوچ کے علاوہ مرنے مارنے پر بھی کئی بار اتر آیا اور اس کے عمومی کردار سے کوئی بھی رشتہ دار خوش نہیں۔ مطلب یہ ہے کہ اس قابل نہیں کہ اس پر کسی نوعیت کا اعتبار کیا جا سکے، ہاں البتہ اس کا دادا (شیر محمد) اس کی تائید و حمایت میں تن من دھن لگائے بیٹھا ہے پوتا جتنا بڑا اور جتنا برا فعل کر گذرے دادا جان ظاہری طور پر تو دفاع کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے، خواہ کتنے ہی ثقہ راوی گواہ ہوں (اندرون خانہ یا علیحدگی میں اسے برا بھلا کہتے ہوں تو معلوم نہیں) کلیم اللہ کے کردار کی وجہ سے اس کے چچے اور پھوپھیاں اس سے ناراض ہیں۔ نہ اس سے بولتے ہیں، نہ اسے اپنے گھروں میں آنے دیتے ہیں۔ اس وجہ سے شیر محمد جو ان کے والد ہیں وہ بھی ان سے ناراض رہتے ہیں، باہمی گفتگو میں جب کلیم اللہ کی مخالفت کی جائے تو والد صاحب یعنی شیر محمد ناراض ہونے کے علاوہ بددعائیں بھی دیتے ہیں۔ اب دادا پوتا اصرار کر رہے ہیں کہ اس کی شادی کی جائے اور وہ بھی باپ یعنی اللہ داد کی شرعی ذمہ داری ہے۔ ورنہ بقول کلیم اللہ کے میں جو بھی گناہ کروں گا اس کا بوجھ اللہ داد پر ہوگا۔ درج ذیل نقاط کا جواب دے کر ممنون فرما دیں۔

(۱) باپ کو گالیاں دینے اور لڑنے کے باوجود قریبی رشتہ داروں کے لئے اس سے قطع تعلق شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

(۲) دادا جان کا طرز عمل شرعاً جائز ہے یا نہیں اور کیا یہ اس

باقی صفحہ ۲

انٹرنیشنل
ہفت روزہ
ختم نبوت
KHATME NUBUWWAT
AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE

اشاعت: ۲۲ تا ۲۸ محرم الحرام ۱۴۱۰ھ
مطابق ۲۵ تا ۳۰ اگست ۱۹۸۹ء
جلد نمبر 8 شمارہ نمبر 11

مدیر مسئول: عبد الرحمٰن باوا

سرپرست
شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت
مولانا مفتی احمد الرحمٰن — مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی — مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

اس شمارے میں

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۱	مسائل	۲
۲	نعت	۴
	اداریہ	۵
۴	اسلام کیوں انسانیت کیا ہے؟	۷
۵	امیر شریعت رح	۱۰
۶	بادشاہی فقیری	۱۲
۷	رشوت ایک لعنت	۱۴
۸	لاہوری مرزائیوں کے عقائد	۲۲

سرکولیشن منیجر
محمد انور

رابطہ دفتر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۔ ۷۴۴۰۰
فون نمبر: ۷۱۹۴۸۱

LONDON OFFICE
35 Stock Well Green
London
SW9 9HZ UK
Tel: 01-737-8199

چندہ
سالانہ ـــــ ۱۵۰ روپے
ششماہی ـــــ ۷۵ روپے
سہ ماہی ـــــ ۴۵ روپے
فی پرچہ ـــــ ۳ روپے

چندہ
غیر ممالک سے سالانہ بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک
۴۵ ڈالر
چیک / ڈرافٹ بھیجنے کیلئے الائیڈ بینک
بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۳۶۳
کراچی پاکستان

سرپرستان

- حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ ـــــ مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
- مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب ـــــ برما
- مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب ـــــ پاکستان
- شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب ـــــ متحدہ عرب امارات
- حضرت مولانا محمد یونس صاحب ـــــ بنگلہ دیش
- حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب ـــــ جنوبی افریقہ
- حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب ـــــ برطانیہ
- حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب ـــــ کینیڈا
- حضرت مولانا سعید انگار صاحب ـــــ فرانس

نارتھ امریکہ
- وینکوور ـــــ جمال عبدالستار
- ایڈمنٹن ـــــ عامر رشید
- وینی پیگ ـــــ میاں احمد
- ٹورنٹو ـــــ حافظ سعید احمد
- مونٹریال ـــــ آفتاب احمد
- واشنگٹن ـــــ کرامت اللہ
- شکاگو ـــــ محمد عبدالغنی
- لاس اینجلس ـــــ فرخ رشید
- سیکرامنٹو ـــــ چوہدری محمد شریف نوری

بیرون ملک نمائندے
- قطر ـــــ قاری محمد اسماعیل بشیدی
- دوبئی ـــــ قاری محمد اسماعیل
- ابوظہبی ـــــ قاری وصیف الرحمٰن
- برما ـــــ محمود یوسف
- باربیڈوس ـــــ اسماعیل قاضی
- سوئٹزرلینڈ ـــــ لے رکیو انصاری
- برطانیہ ـــــ محمد اقبال
- اسپین ـــــ راجہ حبیب الرحمٰن
- ڈنمارک ـــــ محمد ادریس
- ناروے ـــــ میاں اشرف جاوید
- افریقہ ـــــ محمد نذیر افریقی
- ماریشس ـــــ محمد اخلاص احمد
- ٹرینیڈاڈ ـــــ اسماعیل نانجا
- ری یونین فرانس ـــــ عبدالرشید بزرگ
- بنگلہ دیش ـــــ محی الدین خان
- مغربی جرمنی ـــــ خلیق الرحمٰن
- سنگاپور ـــــ سید دبیر حسن بخاری

گلدستۂ عقیدت بخدمت ختمی مرتبت حضرت امام الانبیاءؐ خاتم الرسل

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

تخلیقِ کائنات کا سرِ نہاں ہیں آپؐ
تشکیلِ شش جہات کی رمزِ عیاں ہیں آپؐ

وَاللَّیْل گر ہے زُلف تو والفجر ہے جبیں
چہرہ ہے وَالضُّحیٰ تو ما ینطق دہاں ہیں آپؐ

تیرے ہی فیض سے جہاں کو زندگی ملی
وجۂ حیات و خلقتِ کون و مکاں ہیں آپؐ

تیرے بغیر عالمِ امکاں میں کچھ نہ تھا!
کونین کو بہ منزلِ روحِ رواں ہیں آپؐ

اس دورِ کج نہاد کے شر و فساد میں
امن و سکون و باعثِ آرامِ جاں ہیں آپؐ

چوکھٹ پہ آپؐ کی جھکیں اہلِ نظر تمام
سرخیلِ انبیاءؑ و شہِ مرسلاںؑ ہیں آپؐ

آدمؑ سے تا مسیحؑ جس کا انتظار تھا!
ہادیٔ کُل پیغمبرِ آخر زماںؑ ہیں آپؐ

مصباحِ لامکان ہیں نورِ شبِ ازل!
ذاتِ قدیم کیلئے نطق و بیاں ہیں آپؐ

خواجہ ایم مصباح الدین ایم اے منڈیکے گورایہ

پاکستان میں قادیانی سازشوں پر لندن میں عالمی مجلس کے راہنماؤں کی پریس کانفرنس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماؤں مولانا عبدالرحمٰن باوا اور مولانا منظور احمد الحسینی نے اپنی ایک مشترکہ پریس کانفرنس سے دفتر ختم نبوت لندن میں جو خطاب کیا اس کا متن درج ذیل ہے۔

۱۵ جولائی ۱۹۸۹ء عید کے دوسرے دن کھاریاں کے نواحی گاؤں میں ایک افسوسناک واقعہ رونما ہوا۔ قادیانیوں نے مسلمانوں پر فائرنگ کی ایک مسلمان شہید اور ایک شدید زخمی ہوا۔ اس واقعہ کی ہم پرزور مذمت کرتے ہیں اور مطالبہ کرتے ہیں کہ مجرموں کو فوری گرفتار کیا جائے۔ اس واقعہ کی اطلاع جب برطانیہ کے مسلمانوں کو پہنچی تو انہوں نے بھی اپنے غم و غصہ کا اظہار کیا ہے۔

اس فائرنگ اور حملے سے قادیانیوں کا نشانہ دراصل ہماری جماعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مقامی راہنما مولانا محمد امیر تھے۔ جو قربانی کی کھالوں سے جمع شدہ رقم غریبوں میں تقسیم کرنے کی غرض سے جا رہے تھے۔ یہ تازہ ترین واقعہ اپنی نوعیت کا پہلا واقعہ نہیں۔ بلکہ اس طرح کے واقعات کا ایک تسلسل ہے جو پے درپے تھوڑے تھوڑے وقفہ میں نمودار ہو رہے ہیں۔ یہاں یہ سوال ہر پاکستانی کے ذہن میں گردش کر رہا ہے کہ آخر اس طرح کے واقعات سے قادیانی کیا کچھ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اس کے پیچھے کیا سازش کارفرما ہے۔ اس کے علاوہ کھاریاں کے مولانا محمد امیر نے کیا جرم کیا تھا؟

قادیانیوں کے بارے میں اب یہ بات ڈھکی چھپی نہیں کہ یہ ایک سازشی گروہ ہے۔ پہلے انگریز ان کی سرپرستی کر رہے تھے اور اب یہودی لابی اور امریکہ اس کی پشت کر رہا ہے۔ قادیانیوں نے مسلمانوں کو تقسیم در تقسیم کرنے کے لئے ایک سازش کے تحت پاکستان کے مشرقی بازو کو الگ کیا اور اب پاکستان میں بدامنی اور بے چینی کی فضا قائم کر کے ملک کے حالات بگاڑ کر ملک کو تباہ و برباد کرنا چاہتے ہیں۔ قادیانی سربراہ مرزا طاہر اپنے واشگاف الفاظ میں "پاکستان میں افغانستان جیسے حالات پیدا کرنے" کی دھمکی پہلے ہی دے چکا ہے۔ ہم پہلے بھی کہہ چکے ہیں کہ سندھ میں موجودہ حالات بھی قادیانیوں کے پیدا کردہ ہیں۔ جہاں تک مولانا محمد امیر کا تعلق ہے۔ قادیانی اس لئے ان کے دشمن ہیں کہ وہ تحفظ ختم نبوت کا کام کرتے ہیں۔ اور حال ہی میں کھاریاں کے ایک قریبی گاؤں چک نمبر ۲، کے ۲۰ قادیانیوں نے اسلام قبول کیا ہے۔ اس لئے مولانا موصوف کو انتقامی کارروائی کا نشانہ بنایا گیا۔

کھاریاں کے تازہ ترین واقعہ کے سلسلے میں جب پاکستان ہمارے مرکزی دفتر ملتان رابطہ قائم کیا گیا تو معلوم ہوا کہ آج کل پورے پاکستان میں قادیانی سربراہ مرزا طاہر کی تیز و تند اور اشتعال انگیز تقریریں جو وہ جمعہ کے دن کرتے ہیں پر مشتمل کیسٹ بڑے پیمانے پر تقسیم ہو رہے ہیں جن کو سن کر قادیانیوں کا اشتعال میں آنا یقینی ہے۔

قادیانیوں کی موجودہ اشتعال انگیزی کسی بڑے واقعہ کا پیش خیمہ معلوم ہوتی ہے۔ اس سے پاکستان کے مسلمانوں کو اور وفاقی حکومت کو ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے قادیانی قیادت نے قادیانیوں کو تشدد کی راہ پر ڈال دیا ہے۔ ہم اس سلسلے میں صرف اتنا کہنا چاہتے ہیں کہ یہ سودا ان کے لئے مہنگا پڑے گا۔

مسلمانوں اور قادیانیوں کے درمیان جو اختلافات گذشتہ سو سال سے چلے آ رہے ہیں۔ پہلے مناظرہ اور مباحثہ تک محدود تھے۔ پھر قادیانیوں کے سربراہ مرزا محمود نے تشدد کی راہ اپنائی اپنے مخالفین تو کجا خود ایسے قادیانی جو مرزا محمود کی پالیسیوں سے اختلاف کرتے تھے۔ انہیں صفحہ ہستی سے مٹا دیا گیا قادیانی تاریخ سے ایسی مثالیں دی جا سکتی ہیں۔

۲۹ مئی ۱۹۷۴ء کو دن دیہاڑے ربوہ ریلوے اسٹیشن پر قادیانی جس طرح مسلمان نہتے طلبہ پر حملہ آور ہوئے۔ اس سے قادیانی غنڈہ گردی کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ ساہیوال میں قاری بشیر احمد اور ایک نوجوان پر قادیانی عبادت گاہ سے فائرنگ ہوئی اور دونوں کو شہید کر دیا گیا۔ اس طرح سکھر میں منزل گاہ مسجد و مدرسہ پر رمضان المبارک میں صبح کی نماز کے وقت قادیانیوں نے بم مارے جس سے کئی مسلمان شہید و زخمی ہو گئے۔

پنجاب میں جو تازہ ترین واقعات رونما ہوئے اس کی تفصیل مختصراً درج ذیل ہے۔

۱۔ فیصل آباد نشاط آباد کے چک ۱۲۱ ر ب میں قادیانیوں نے دو مسلمان نوجوانوں کو زخمی کیا۔ مذکورہ نوجوان کو جب ہسپتال میں داخل کیا گیا۔ تو ان کی تیمار داری کی غرض سے آنے والے مسلمانوں پر فائرنگ کی گئی۔

۳۔ موضع ملک جین سے ایک ہائی اسکول میں ایک قادیانی ٹیچر کے اشارہ پر قادیانیوں نے ایک عربی ٹیچر مولانا احمد علی پر حملہ کیا۔

۴۔ سرگودھا کے ایک چک میں مسلمان نوجوانوں کی ٹیم جو تبلیغی گشت پر جارہی تھی کو قادیانیوں نے آتشیں اسلحہ سے ان پر حملہ کر دیا۔

۵۔ چونڈہ میں مسلمانوں پر مسلح حملے کئے گئے اور قادیانیوں نے قرآن کریم کی بے حرمتی کرتے ہوئے مسلمانوں کو للکارا اور پھر محمدیہ مسجد کے میناروں پر پتھراؤ کیا جس سے مسجد کے مینار شہید ہو گئے۔

یہ واقعات ہیں جو گذشتہ ڈیڑھ ماہ میں رونما ہوئے ان واقعات کی رپورٹ لندن کے اردو اخبارات کے ریکارڈ میں موجود ہے۔ خود قادیانی قیادت بھی ان واقعات کی تردید نہیں کر سکی کھاریاں کا حالیہ واقعہ اس سلسلے کی کڑی معلوم ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ پنجاب اور سندھ میں قرآن پاک نذر آتش کرنے کے واقعات بھی اسی تسلسل کے ساتھ رونما ہوئے۔ اس سلسلے میں ننکانہ صاحب میں احتجاجی جلسہ بھی ہوا اور بہت بڑا مظاہرہ بھی ہوا۔ یہ تمام واقعات ثابت کرتے ہیں کہ قادیانی جماعت کے پاس بڑی تعداد میں جدید ترین اسلحہ پہنچ چکا ہے اور وہ ایک تشدد پسند دہشت گرد تنظیم ہے۔ جو ملک و قوم کے لئے نہایت ہی خطرناک ہے۔ ہم گذشتہ کئی سالوں سے حکومت کی توجہ اس جانب مبذول کراتے آئے ہیں۔

صوبہ پنجاب میں قادیانیوں کی موجودہ سرگرمیوں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ حکومت پنجاب سے انتقام لینا چاہتے ہیں۔ اور وہاں کی فضا مکدر کر کے بدامنی پھیلانا چاہتے ہیں۔ اس لئے کہ پنجاب کی صوبائی حکومت نے قادیانیوں کے سوسالہ جشن پر پابندی لگا رکھی ہے۔

ہم قادیانیوں کو خبردار کرنا چاہتے ہیں کہ وہ اپنی اشتعال انگیز کارروائیاں جو انہوں نے ملک اور مسلمانوں کے خلاف شروع کر رکھی ہیں، بند کریں ورنہ مسلمانان پاکستان ایک ایسی تحریک شروع کریں گے جو فیصلہ کن ثابت ہوگی۔ مسلمانان پاکستان عقیدہ ختم نبوت کے سلسلہ میں ہر قسم کی قربانیاں دینے کا عزم کر رکھا ہے۔

قادیانیوں کی دہشت گردی اور متشددانہ کارروائیوں کے خلاف ۲۱ جولائی بروز جمعہ پورے پاکستان میں یوم احتجاج منایا جائے گا۔ اس سلسلے میں ہم پورے یورپ کے مسلمانوں سے عموماً اور برطانیہ کے مسلمانوں سے خصوصاً اپیل کرتے ہیں کہ وہ جمعہ کو یوم احتجاج منائیں آئمہ مساجد سے گذارش ہے کہ وہ قادیانی ریشہ دوانیوں سے مسلمانوں کو آگاہ کریں اور قادیانیوں کی دہشت گردی کی مذمت کریں (یوم احتجاج پورے برطانیہ میں پرزور انداز میں منایا گیا)

ہم وفاقی اور تمام صوبائی حکومتوں سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ فوری طور پر ایسے مؤثر اقدامات کرے جن سے پاکستان کے مسلمانوں کی جان و مال کی حفاظت ہو اور وہ فی الفور قادیانیوں کے خفیہ ٹھکانوں، ان کی عبادت گاہوں اور مکانات کی تلاشی لے کر اسلحہ برآمد کرے، نیز قادیانی آرڈیننس پر مکمل عملدرآمد کرے اور رقاتلانہ حملہ کرنے والے قادیانیوں کو گرفتار کر کے سزا دی جائے۔

اس پریس کانفرنس کے ذریعے وفاقی حکومت سے ہمارا مطالبہ ہے کہ وہ سندھ کے چیف سیکرٹری کنور ادریس کو ہٹائے اقوام متحدہ میں پاکستان کے سفیر نسیم احمد کو سبکدوش کر کے کسی مسلمان کو اس بڑے عہدے پر مقرر کیا جائے نیز اعلیٰ عہدوں پر موجود تمام قادیانیوں کو ان کے عہدوں سے نکال باہر کیا جائے۔

قادیانیوں کے ہتھکنڈوں سے ہوشیار

اس بات کا ثبوت ملا ہے کہ قادیانیوں کا موجودہ ہھگوڑا سربراہ مرزا طاہر بیگ برطانیہ، امریکہ، جرمنی وغیرہ مغربی ممالک کے پاسپورٹ رکھنے والے پڑھے لکھے پاکستانی نژاد قادیانیوں کو اس لئے پاکستان بھیج رہا ہے کہ وہ یہاں کے اداروں خصوصاً دینی اور تبلیغی ...... کسی معاہدے کسی طرح مسلمانوں کے بھیس میں منسلک ہو کر پوشیدہ طور پر قادیانیت کی تبلیغ میں لگ جائیں۔

ایسی صورت میں اداروں کے سربراہان سے گزارش ہے کہ اس وقت تک ایسے لوگوں کو اپنے قریب نہ آنے دیں۔ جب تک پوری طرح سے اس بات کا یقین نہ ہو جائے کہ ان نووارد افراد کا قادیانیت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ تحقیقات کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ بیرونی ممالک کے جن اداروں میں گذشتہ پانچ سال تک یہ افراد کام کر چکے ہیں ان کے پتے اور وہاں اپنی خدمات کے بارے میں دستاویزی ثبوت فراہم کریں۔

مرزائیت کا آخری دم

مرزائیت اب موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا ہیں اس فتنہ کے استیصال کیلئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے تعاون کیجئے

قسط نمبر ۲

اسلام کیوں؟ اِنسانیت کیا ہے؟

اسلامی تعلیمات۔ امن عالم کا بہترین فارمولا —— از: حضرت مولانا مفتی سید محمد میاں صاحب

(د) ایسی اونچی حقیقت جس سے بلند صرف خالق کائنات اور پیدا کرنے والے کی ذات ہے لہٰذا تقاضائے فطرت ہے کہ وہ صرف اسی ایک ذات کا بندہ ہے، اسی کا پرستار ہے اس کے علاوہ اگر کسی اور کی پرستش کرتا ہے تو وہ خود اپنی توہین کرتا ہے کہ اپنی عظمت اور بڑائی کو ذلت کے گڑھے میں ڈال لیتا ہے۔ آیت ۳۱ سورہ ۲۲ (حج)

(۵) عورت بھی انسان ہی ہے وہ بھی اسی عظمت کی مستحق ہے مرد اور عورت میں فطرت نے ایک فرق رکھا ہے جس کی وجہ سے اس کو "صنف نازک" کہا جاتا ہے یعنی انسان کی وہ شاخ جو اپنی فطرت میں کمزور ہے مگر اس کمزوری کی بنا پر اس کو حقیر اور ذلیل نہیں کیا جا سکتا بلکہ مرد پر لازم کیا جائے گا کہ اس کی حفاظت کرے اس کی ضروریات کا ذمہ دار بنے آیت ۳۴ سورہ ۴ (النساء)

اس کمزوری کی بنا پر وہ مستحق نفرت نہیں بلکہ مستحق شفقت، مستحق رحم، دلداری اور ایسی رفاقت کی مستحق ہے کہ آپ اس کی پوشاک ہوں اور وہ آپ کی پوشاک ہو۔ آیت ۱۸۷ سورہ ۲ (البقرہ)

وہ اگر ناپسند ہو تب بھی اس کے ساتھ حسن سلوک ضروری ہے۔

آیت ۱۹ سورہ ۲ (البقرہ)

۷۔ اس کمزوری کی بنا پر وہ کسی حق سے محروم نہیں کی جا سکتی بلکہ اس کے بھی اسی طرح حق ہیں جس طرح مردوں کے حق عورتوں پر ہیں۔

آیت ۲۲۸ سورہ (البقرہ)

۶۔ اسلام رحم و کرم کا ایک وسیع تصور پیش کرتا ہے اور صرف انسانوں پر ہی نہیں بلکہ ہر جاندار پر رحم کرنے کا مطالبہ کرتا ہے اس کا اصرار ہے کہ اگر تم اپنے لئے قدرت کی رحیمانہ فیاضیوں کو ضروری سمجھتے ہو تو اس کا اثر یہ ہے کہ تم رحمت کی بارش دوسروں پر برساؤ تم خلق خدا کے لئے پیکر رحمت بن جاؤ۔

معاف کرو، درگزر کرو، کیا تم نہیں چاہتے کہ خدا تم کو معاف کر دے آیت ۲۲ سورہ ۲۴ (النور)

ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء (حدیث صحیح)

زمین والوں پر رحم کرو۔ آسمان والا تم پر رحم کریگا (حدیث شریف)

(۷) اسلام نے بار بار اعلان کیا ہے کہ اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو تو اس کا امتحان یہ ہے کہ تم خلق خدا سے محبت کرو۔ اس کے لئے اپنی ہمدردی کا دامن پھیلاؤ اور یہ سمجھو کہ یہ تمام مخلوق جو تمہارے سامنے ہے اللہ تعالیٰ کی عیال ہے اس کا پریوار اور کنبہ ہے۔

احب الخلق الی اللہ من احسن الی عیالہ (مشکوٰۃ شریف)

اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب (اور پیارا) وہ ہے جو اس کے کنبے (پریوار) پر احسان کرتا ہے (حدیث شریف)

(۸) اسلام نے ذات برادری کے امتیاز پر کاری ضرب لگائی۔ اس نے بڑے زور سے اور پوری مضبوطی سے اعلان کیا کہ تمہیں اس پر ہرگز غرور اور گھمنڈ نہ کرنا چاہئے کہ علماء فضلاء یا نبی اور رسول تمہارے سرزمین ہی میں آئے ہیں۔ دنیا کی کوئی اُمت ایسی نہیں ہے جس میں نیک اور پاکباز انسانیت کے سچے خادم اور خدا کے سچے خادم اور خدا کے مقبول بندے نہ گزرے ہوں۔

ہر ایک اُمت (انسانی گروہ۔ قوم) میں نبی گزرے ہیں۔ آیت ۲۴ سورہ ۳۵ (فاطر)

ہر ایک قوم کے لئے ہادی اور رہنما ہوئے ہیں

(آیت ۷ سورہ ۱۳ (رعد)

(۹) یہ تمام پاکباز۔ خادم انسانیت۔ سچائی کے ماننے والے اور پھیلانے والے واجب الاحترام ہیں ان سب کو مانو۔ ان سب پر ایمان لاؤ جس طرح محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان لائے ہو اسلام قطعاً برداشت نہیں کرتا کہ خدا کے سچے بندوں کی توہین ہو۔ اسلام اس کو کفر قرار دیتا ہے۔ آیت ۱۵۰۔ ۱۵۲۔ سورہ ۴ (النساء)

۱۰۔ اسلام کا حکم ہے کہ تمام برگزیدہ اور مقبول بندوں کے احترام کے لئے سینوں کے دروازے کھول دو تاکہ انسانیت کی عظمت دلوں میں جگہ کرلے محبت اور بھائی چارہ کا رشتہ ساری دنیا میں پھیلے اور مضبوط ہو ہمہ گیر عالمی امن کی فضا جنم لے بڑھے اور پھولے پھلے بھائی چارہ کے باغ میں بہار آئے۔ آیت ۲۸۵ سورہ ۲ (البقرہ)

(۱۱) اگر تاریخی افسانے کسی رہنما کی صورت بگاڑ کر پیش کرتے ہیں لیکن ہزاروں لاکھوں انسان اس رہنما کا احترام کر رہے ہیں تب بھی تمہارا فرض ہے کہ احترام کرنے والوں کے جذبات کا احترام کرو۔ آئینہ تاریخ کے مقابلے میں ان جذبات کے آبگینے بہت زیادہ قابل وقعت ہیں کوئی ایسا لفظ زبان سے ادا نہ کرو جس سے ان کو ٹھیس لگے۔

(آیت ۱۰۸ سورہ ۶ (الانعام)

دھرم اور مذہب کا نام

ایسا کوئی بھی نام جس سے مساوات و اخوت کی ہموار سطح میں نشیب فراز پیدا ہو اسلام کے منشا کو پورا نہیں کرتا کیونکہ اس سطح پر جو انسانی شخصیت بھی سامنے آئے گی خواہ وہ کتنی ہی مقدس اور پاک صاف ہو کسی نہ کسی قسم کا نشیب و فراز ضرور پیدا کرے گی یہاں عیسیٰ ہو یا موسیٰ، بدھ یا کرشن کا نام بھی قابل برداشت نہیں کیونکہ ان ناموں کیساتھ شخصی قبائلی نسلی یا جغرافیائی امتیازات ضرور ملیں گے

جو ہمہ گیر مساوات و اخوت اور ہمہ گیر انسانیت کے دامن میں کوئی شکن ضرور ڈال دیں گے لہٰذا صرف وہی تعبیر قابل برداشت اور صحیح ہو سکتی ہے جو مساوات و اخوت اور ہمہ گیر انسانیت کی طرح ہمہ گیر ہو اس سے اگر کوئی چیز نمودار ہو تو وہ حقیقت پرستی اور حق آگاہی یہ عام تعبیر کیا ہے "مان لینا تسلیم کرنا" جس کی عربی "اسلام" ہے صداقت پر یقین و اعتقاد رکھنا جس کا عربی نام "ایمان" ہے کوئی اور تعبیر اگر اس کی ہو سکتی ہے تو قدرتی مذہب و نیچرل ازم یعنی دین فطرت۔

ان کے علاوہ یہ بھی گوارا نہیں کہ مسلم کو محمڈن کہا جائے یہ نام اسلام یا قرآن نے ایجاد نہیں کیا بلکہ یہ ان کی ایجاد ہے جو پہلے سے انسانیت کی چادر کو یہودیت یا عیسائیت کی شکل میں پارہ پارہ کر چکے ہیں غالباً اس کی تہہ میں یہ جذبہ کام کر رہا ہے کہ جو گناہ خود ان کے گرجوں اور کنیسوں نے کیا ہے وہ زبردستی اسلام کے سر تھوپ دیں مگر اسلام کی تعلیم اور اللہ کا کلام اس سے پاک دامن ہے

وہ جس طرح کسی نسل یا قبائلی غرور کو برداشت نہیں کرتا اسی طرح وہ دولت و ثروت کے گھمنڈ اقتدار یا حکومت کی نخوت کو بھی سراسر لعنت قرار دیتا ہے تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں نہایت اختصار کے ساتھ ان تین الفاظ سے اسلام کے حقیقی رجحانات اور اس کی ہمہ گیر اخوت و مساوات کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

شیطانؑ فرعونؑ قارونؑ

قرآن حکیم نے ان تینوں پر اتنی لعنتیں برسائیں کہ عام بول چال میں یہ نام گالی تصور کئے جانے لگے ہیں، ان کی حقیقت کیا ہے؟ وہ زیر بحث نہیں ہے۔

قرآن حکیم جس بنا پر ان کو مستحق لعنت قرار دیتا ہے وہ تین چیزیں ہیں۔

۱۔ غرور نسل ۲۔ غرور اقتدار ۳۔ غرور دولت

نسلی غرور کا دیو شیطان ہے ملوکیت کا مجسمہ فرعون اور ایسا سرمایہ دار کہ دولت و ثروت کا گھمنڈ اس کے دل کو بتھر بنا دے قارون ہے۔

یہ تینوں انسانیت کی مقدس سطح میں اونچ نیچ اور نشیب و فراز کے گڑھے ڈال کر یکسانیت، اخوت اور مساوات کو پارہ پارہ کر ڈالتے ہیں لہٰذا انسانیت کی نظر میں بھی مردود و ملعون ہیں اور وہ خدا جو انسانیت کو بہترین دولت و نعمت بتاتا ہے اس کی نظر میں بھی معتوب و مبغوض ہیں۔

سیاسی دنیا کے وزرائے اعظم جراثیم بموں کی ہولناکیوں سے لرزہ براندام ہیں اُن کے دلوں سے پوچھو کیا وہ ان اصولوں کے لئے "رحمت" کے سوا اور کوئی لفظ بھی تجویز کر سکتے ہیں۔

یہی رحمت ہے جس سے سارے عالم بلکہ کائنات کے تمام عالموں کو ہمکنار کرنے کے لئے وہ آخری نبی مبعوث کیا گیا جس کا لقب رحمتہ للعالمین ہے (صلی اللہ علیہ وسلم) وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ

آخر میں ایک بات اور سن لیجئے جہاد کے لفظ سے دنیا کو دہشت زدہ کرنے کے مسلمانوں نے نہیں بلکہ ان کے مخالفین نے بہت کچھ پروپیگنڈہ کیا لیکن یہ سارا پروپیگنڈہ غلط اور ناکام ثابت ہوا کیونکہ جہاد کے جو معنیٰ بیان کئے گئے ہیں اسلام کا دامن ان سے پاک ہے۔

جہاد کی غرض و غایت اور اس کا دستور العمل جو قرآن حکیم نے بیان فرمایا یونائیٹڈ نیشنس کا بین الاقوامی چارٹر آج تک اس کی گرد کو بھی نہیں پہنچ سکا۔

آزادئ ضمیر۔ آزادی رائے دفکر یہ ہے مقدس نصب العین جس کے لئے اسلام جہاد فرض کرتا ہے۔

ولولا دفع اللہ الناس بعضھم ببعض لھدمت صوامع الآیہ (سورہ حج)

اگر دفاع اور ڈیفنس کا قاعدہ اللہ تعالیٰ لوگوں میں جاری نہ کرتا تو آزادی ضمیر ختم ہو جاتی اور گرجے، مندر خانقاہیں نماز و عبادت اور مسجدیں جن میں اللہ کا نام کثرت سے لیا جاتا ہے، سب تباہ و برباد کر دی جاتیں۔

یہ ہے ڈیفنس اور دفاع کا مقصد اب افینس اور اقدام کا مقصد ملاحظہ فرمایئے۔

قاتلوھم حتی لاتکون فتنۃ ویکون الدین للہ۔

طاغوتی طاقتوں سے جنگ کیا کرو یہاں تک کہ رجبر و قہر کا) فتنہ نہ رہے اور دین (دباؤ اور زور کا نہیں بلکہ) خالص اللہ کے لئے ہو جائے۔

(یعنی ذہن و ضمیر آزاد ہوں) اور پسماندوں کو یہ موقع مل سکے کہ وہ آزادی کے ساتھ اپنے مستقبل اور اپنے انجام کے متعلق غور و خوض کر کے فیصلہ کر سکیں)

ہاں ہم قرآن حکیم میں "جہاد کبیر" اور "بڑا جہاد" اس کو کہا گیا ہے جو اخلاقی قوت سے ہو۔

وجاھدھم بہ جھادا کبیرا
(سورہ فرقان)

اسلامی تعلیمات امن عالم کا بہترین نمونہ

ان صفحات میں جن تعلیمات کی طرف اشارے کئے گئے ہیں ان کے متعلق قرآن پاک کی تصریحات ملاحظہ فرمایئے اور غور فرمایئے کہ آج دنیا اگر امن کے لئے بے چین ہے تو کیا ان تعلیمات سے بہتر امن عالم کے بنیادی اصول بھی مل سکتے ہیں یہ بھی خیال فرمایئے کہ جو تعلیمات پیش کی جا رہی ہیں قرآن حکیم میں ان کو بار بار دہرایا گیا ہے اور قدرتی شواہد تاریخ کے مسلمہ واقعات اور خود انسان کے فطری احساسات سے نہایت مؤثر اور بلیغ انداز میں استدلال کیا گیا ہے ہم نے تمام آیتوں کو پیش نہیں کیا بلکہ صرف ایک آیت یا دو آیتوں کے ترجمے اور اُن کے حوالہ کو کافی سمجھا ہے۔

توحید۔ اللہ ایک ہے وہ بے نیاز ہے (کسی کی اس کو ضرورت نہیں ہے ہر ایک احتیاج اور ضرورت سے وہ پاک ہے) اس کے اولاد نہیں نہ وہ کسی کی اولاد ہے نہ کوئی اس کا ہمسر اور اس کے برابر ہے۔
(سورہ اخلاص ۱۱۲)

اس کو کسی کے ساتھ تشبیہہ نہیں دی جا سکتی کیونکہ اس جیسا کوئی نہیں ہے کوئی چیز اس کے مثل نہیں ہے
(سورہ شوریٰ ۴۲)

نگاہیں اسے نہیں پا سکتیں وہ تمام نگاہوں کو پا رہا ہے وہ بڑا ہی لطیف اور ہر چیز کی خبر رکھنے والا ہے
(سورہ الانعام ۶ آیت ۱۰۳)

اسی کی سلطنت ہے آسمانوں اور زمینوں پر وہی حیات دیتا ہے اور وہی موت دیتا ہے وہی ہر چیز پر قادر ہے وہی پہلے ہے اور وہی پیچھے۔ وہی ظاہر ہے اور وہی مخفی ہے اور وہی ہر چیز کا خوب جاننے والا ہے۔
(آیت ۱،۲ سورہ حدید)

نبی اور رسول۔

ہر قوم کے لئے رہنما ہوئے ہیں (آیت، سورہ

(رعد ۱۳)

ہر ایک اُمت (انسانی گروہ۔ قوم) میں نبی گزرے ہیں۔ آیت ۲۴ سورہ ۳۵ (فاطر)

جتنے نبی گزرے ہیں بلاتفریق سب پر ایمان لانا ضروری ہے۔

(سورہ بقرہ ۲ آیت ۱۳۶ (خلاصہ) آیت ۲۸۵ خلاصہ سورہ آل عمران ۳ آیت ۸۴ (خلاصہ)

وہ کافر ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم ان میں سے بعض کو مانتے ہیں اور بعض کو نہیں مانتے (سورہ نساء ۴ آیت ۱۵۰ (خلاصہ)

اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے اور ان میں سے کسی ایک کو بھی دوسرے سے جدا نہیں کیا (کہ ان کو نہ مانا ہو) تو ایسے ہی لوگ سچے مومن ہیں، ہم عنقریب ان کو اجر عطا فرمائیں گے۔

(سورہ نساء ۴ آیت ۱۵۱)

انبیاء اور رسولوں کی حیثیت۔

تمام انبیاء اور رسولوں کا یہی قول رہا ہے "ہم اس کے سوا کچھ نہیں کہ تمہاری طرح کے آدمی ہیں لیکن اللہ جس کو چاہتا ہے اپنے فضل اور احسان کے لئے چن لیتا ہے۔"

(سورہ ابراہیم ۱۴ آیت ۱۱)

رواداری۔

جو لوگ خدا کے سوا دوسری ہستیوں کو پکارتے ہیں تم اُن کے معبودوں کو برا بھلا نہ کہو (ان کے حق میں بدکلامی نہ کرو) کہ پھر وہ بھی حد سے بڑھ کر بے سمجھے بوجھے اللہ تعالیٰ کو برا بھلا کہنے لگیں۔

تشریح۔ قدرت نے انسان کی فطرت ایسی ہی بنائی ہے کہ نازد عمل اور سب کے سوچنے کا ڈھنگ ایک نہیں ہوتا ہر گروہ اپنی سمجھ کے بموجب اپنی رائے رکھتا ہے۔

تمہاری نظر میں اس کی راہ کتنی ہی بری ہو مگر اس کی نظر میں وہ راہ ایسی ہی اچھی ہے جیسی تمہاری نظر میں تمہاری راہ اچھی ہے پس ضروری ہے کہ اس بارہ میں برداشت اور رواداری سے کام لو جس بات کو تم اچھا سمجھتے ہو اس کی دعوت دو مگر اس کی کد نہ کرو کہ سب لوگ تمہاری بات مان ہی لیں تم ان پر پاسبان نہیں بنائے گئے ہو نہ تم پر اس کی ذمہ داری ہے کہ دوسرے کو ضرور ہی نیک بنا دو۔

(خلاصہ آیات ۱۰۳، ۱۰۸، سورۂ انعام ۶ سورۂ ہود (۱۱) آیت ۱۱۸)

دین و مذہب دل سے ہے زور زبردستی سے نہیں

دین کے معاملہ میں زور زبردستی کا کوئی موقع نہیں کسی طرح کا جبر و اکراہ دین کے بارے میں جائز نہیں دین کی راہ دل کے اعتقاد اور یقین کی راہ ہے اور دل کی تبدیلی خیر خواہانہ نصیحت اور ہمدردانہ دعوت اور تفہیم سے ہوتی ہے نہ کہ ظلم سے نہیں ہوتی۔

(سورہ بقرہ ۲ آیت ۲۵۵ سورہ یونس ۱۰ آیت ۹۹)

انسان کا درجہ اور مقصد

تمام دنیا انسان کے لئے پیدا کی گئی ہے

(سورہ بقرہ ۲ آیت ۲۸ سورہ جاثیہ ۴۵ آیت ۱۲۔ ۱۳۔

انسان دنیا میں خدا کا خلیفہ اور نائب ہے

(سورہ بقرہ ۲ آیت ۲۹)

جو انسان اپنی حقیقت اور خداداد حیثیت نہیں پہچانتے وہ اس گمراہی میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہ فرشتوں کو دیوتا مان کر ان کی پوجا شروع کر دیتے ہیں حالانکہ رب العالمین خالق کائنات نے فرشتوں کو حکم دیا تھا کہ وہ سجدہ کریں چنانچہ سب نے سجدہ کیا صرف ایک نے چوں چرا کی تو وہی راندہ درگاہ ہوا اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے محروم (مردود و ملعون) بن گیا۔

(سورہ بقرہ ۲ آیت ۳۳ سورہ اعراف ۷ آیت ۱۱۔ ۱۲ سورہ حجر ۱۵ آیت ۲۹۔ ۳۴ سورہ ص ۳۸ وغیرہ)

پس انسان کے لئے کسی طرح بھی جائز نہیں ہے کہ وہ خدا کے علاوہ کسی کے سامنے ماتھا ٹیکے یہ شرک ہے شرک بہت بڑا ظلم ہے۔

(سورۂ لقمان ۳۱ آیت ۱۳)

(خود اپنے اوپر ظلم اور اپنے حق میں سب سے بڑی خودکشی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو ہر ایک مخلوق پر عزت بخشی اور یہ مخلوق کے سامنے پیشانی رگڑ کر اپنی عزت خاک میں ملا رہا ہے اور اپنی انسانیت کو فنا کے گھاٹ اتار رہا ہے) آفتاب اور چاند کو سجدہ مت کرو سجدہ اس کو کرو جس نے آفتاب و ماہتاب کو پیدا کیا ہے۔

(سورۂ سجدہ ۴۱ آیت ۳۷)

رب اور پروردگار صرف اللہ ہے اسی پر جمے رہو

سورۂ سجدہ ۴۱ آیت ۳۰

آپس میں ایک دوسرے کو رب نہ بناؤ۔ ایک انسان دوسرے انسان کے ساتھ ایسا برتاؤ نہ کرے گویا خدا کو چھوڑ کر اس نے اپنا پروردگار اس کو بنا لیا ہے

سورہ آل عمران ۳ آیت ۶۴

انسانی بھائی چارہ

اے انسانو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے اور تم کو مختلف گوت اور مختلف خاندان اس لئے بنا دیا کہ ایک دوسرے کو شناخت کر سکو۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم سب میں بڑی عزت والا (بڑا شریف) وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہو۔ سورۂ حجرات ۴۹ آیت ۱۳

اے ایمان والو نہ تو مردوں کو مردوں پر ہنسنا چاہئے کیا عجب ہے وہ ان سے (ہنسنے والوں سے) بہتر ہوں اور نہ عورتوں کو عورتوں پر ہنسنا چاہئے۔ کیا عجب ہے وہ ان سے بہتر ہوں، نہ ایک دوسرے کو طعنہ دو نہ ایک دوسرے کو برے لقب سے پکارو۔

سورہ حجرات ۴۹ آیت ۱۱

نہ ایک دوسرے کی پیٹھ پیچھے برائی کرو۔

سورہ حجرات ۴۹ آیت ۱۲

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وحی نازل کی ہے کہ تواضع اور عاجزی سے کام لو ایسا نہ ہو کہ کوئی مرد کسی مرد کے مقابلہ میں فخر کرے اور بڑائی جتلائے نہ یہ ہو کہ کوئی کسی پر ظلم کرے۔

(مسلم شریف)

ایشیا کے ایک عظیم خطیب، اسلام کے عظیم فرزند، امیر شریعت

سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاریؒ

۲۱ اگست ۱۹۶۱ء پاکستان کی تاریخ کا ایک المناک دن ہے جس دن پورے ایشیا کے شعلہ بیان خطیب برصغیر پاک و ہند میں مذہبی و سیاسی تحریکات کے عظیم قائد امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری نور اللہ مرقدہٗ نے پوری ملتِ اسلامیہ کو داغِ مفارقت دیا۔

غلام ہندوستان میں اقتدار کا اس قدر عروج تھا کہ پوری دنیا میں اُس کے سورج کو زوال نہیں۔ فرنگی دہشت و بربریت اور اس کے فرعونی و ظالمانہ اقتدار کے سامنے کوئی شخص آنکھ سے آنکھ نہیں ملا سکتا تھا استخلاص وطن کے لئے علمائے حق کو حق کی پاداش میں سولی پر لٹکایا جا رہا تھا۔ مغلیہ سلطنت کے آفتاب کو غروب ہوئے چونتیس برس بیت رہے ہیں کہ پٹنہ ضلع بہار کی سرزمین پر ربیع الاول کے متبرک مہینے ۱۳۱۰ھ جمعہ کے دن سید ضیاء الدین بخاری حسنیؒ کے گھر میں ایک عظیم بچہ ہوا۔ جس نے فرنگی قمارخانوں کی دیواروں پر تحریک آزادی کی شمع کو اس قدر روشن کیا جس سے فرنگی اقتدار کا محل ہمیشہ ہمیشہ کے لئے خاکستر ہو گیا۔

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری نور اللہ مرقدہٗ حریت آزادی کی وہ کوہِ گراں شخصیت تھے جس نے وطن عزیز کی آزادی کے لئے اپنا تن من دھن قربان کر کے آزادی کے لئے وہ نقوش ہائے پا چھوڑے جسے مستقبل کا ہر حریت پسند اپنے لئے سنگ میل تصور کرے گا شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ بلاشبہ ایک آتش نوا مقرر فصیح و بلیغ مبلغ خطیب خوش الحان واعظ قادر الکلام تھے خطابت کے تذکرے میں اُن کا نام قیامت تک روشن رہے گا۔ امیر شریعت کی خطیبانہ عظمت کا راز عشقِ رسولؐ تھا۔

شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ کی خطیبانہ عظمت کا سراغ یہاں سے ملتا ہے جب ۱۹۵۳ء کو تحریک تحفظ ختم نبوت کے نشہ میں شمع ختم نبوت کے پروانوں نے شمع نبوت پر پروانہ وار جانیں نچھاور کر کے ثابت کر دیا کہ مسلمان اس پُرآشوب دور میں فخر دو عالم خاتم المرسلین آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و ناموس کی خاطر گولیوں کی بارش میں مسکرا کر جان جانِ آفریں کے سپرد کر سکتا ہے۔ بحرامت محمدیہ کے اجماعی اور متفقہ عقیدہ مسئلہ ختم نبوت کو آنچ نہیں آنے دے گا۔

شاہ جیؒ کو امیر شریعت کا عظیم اعزاز مارچ ۱۹۳۰ء میں انجمن خدام الدین لاہور کے سالانہ جلسہ میں ——— فخر الاماثل خاتم المحدثین حضرت علامہ سید انور شاہ صاحب کشمیری محدث دارالعلوم دیوبند نے ہزاروں علماء کی موجودگی میں دیا۔ ناموس رسالت کی حفاظت اور تحفظ ختم نبوت کے لئے

ماسٹر محمد، خان گڑھ

جب بھی نازک وقت آیا امیر شریعت سینہ سپر ہو کر آگے بڑھے۔ ۱۹۲۷ء راج پال نامی ہندو نے "رنگیلا رسول" رسوائے زمانہ کتاب شائع کی تو مسلمانوں میں ایک ہیجان برپا ہو گیا مسلمانوں نے جلسہ کرنا چاہا مگر لاہور کے ڈپٹی کمشنر مسٹر اوگلوی نے دفعہ ۱۴۴ لگا دی امیر شریعت نے دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے جلسہ کا اعلان کیا شاہ محمد غوث کے مقابل احاطہ عبدالرحیم میں جلسے کے انعقاد کا اعلان ہوا۔ مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب اور مولانا احمد سعید صاحب دہلویؒ اُس فقید المثال جلسہ میں موجود تھے۔ ڈپٹی کمشنر نے اعلان کیا کہ سب لوگ پانچ منٹ کے لئے منتشر ہو جائیں۔ ورنہ مجھے گولی چلانے کا حکم دینا پڑے گا۔

> ختم نبوت کی حفاظت میرا جزوِ ایمان ہے۔ جو شخص اس ردا کو چوری کرے گا جی نہیں بلکہ چوری کا حوصلہ بھی کرے گا میں اس کے گریبان کی دھجیاں پھاڑ دوں گا۔ میں اپنے میاںؐ کے سوا کسی کا نہیں۔
> (حضرت امیر شریعت)

شاہ جی نے خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا۔

"ہم اُس قانون کو اپنے پاؤں تلے روندتے ہیں جو قانون ہمیں محمد عربیؐ کی ناموس کی حفاظت کی ضمانت نہیں دیتا تم جو چاہو کرو ہم جلسہ کر کے رہیں گے،،

پھر عوام کو مخاطب ہو کر فرمایا

"آج ہم سب فخر الرسل محبوب رب العالمینؐ کی ناموس کو برقرار رکھنے کے لئے جمع ہوئے ہیں بنی نوع انسان کی عزت بخشنے والے کی عزت خطرے میں ہے آج اُسی جلیل القدر ہستی کی ناموس معرض خطر میں ہے جس کی دی ہوئی عزت پر تمام موجودات کو ناز ہے"۔

"آج اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا مفتی کفایت اللہ صاحب اور مولانا احمد سعید صاحب کے دروازے پر آئیں اور فرمایا۔ ہم تمہاری مائیں ہیں کیا تمہیں معلوم نہیں کہ کفار نے ہمیں گالیاں دی ہیں۔ ہماری عزت کا تحفظ کون کرے گا؟

ارے دیکھو! اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا دروازے پر تو کھڑی نہیں؟

شاہ جی نے درد و غم کے انداز میں اس قدر موثر الفاظ کہے جس سے جلسہ میں کہرام بچ گیا مسلمان دھاڑیں مار مار کر رونے لگے پھر شاہ جی نے فرمایا

"تمہاری محبت کا یہ عالم ہے کہ عام حالتوں میں کٹ مرتے ہو۔ لیکن تمہیں معلوم نہیں کہ آج سبز گنبد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تڑپ رہے ہیں۔ خدیجہؓ و عائشہؓ پریشان ہیں۔ بتاؤ! تمہارے دلوں میں امہات المومنینؓ کی کیا تڑپ ہے آج اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تم سے اپنے حق

زندگی کی دو خواہشیں، میرا ملک آزاد ہو جائے یا پھر حق کی پاداش میں تختہ دار پر لٹکا دیا جاؤں ـــــــ حضرت امیر شریعتؒ

کا مطالبہ کر رہی ہیں۔ وہی عائشہؓ جنہیں رسول اللہ ﷺ پیار سے حمیرہ کہہ کر پکارا کرتے ہیں جنہوں نے سیدِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو رحلت کے وقت مسواک چبا کر دی تھی اگر تم خدیجہؓ اور عائشہؓ کی ناموس کی خاطر جانیں دے دو تو یہ کچھ کم فخر کی بات نہیں۔ یاد رکھو یہ موت آئے گی تو پیام حیات سے کر آئے گی۔

آخر راج پال قتل ہوا۔ جس ناموس مقدس کی حفاظت کے لئے قانون قاصر ہے اُس کی حفاظت ایک مسلمان بڑھئی نوجوان غازی علم دین نے جان لے کر اور جان دے کر کی۔ رنگیلا رسول کا ناشر دہاشہ راجپال قتل کر دیا گیا۔ برطانوی حکومت نے تعزیرات ہند میں ایک ایسی دفعہ شامل کی جس کی رُو سے بانیان مذاہب کے خلاف تقریر و تحریر کی پابندی لگا دی اور اس کی خلاف ورزی کرنے والا مجرم قرار پایا۔

قرآن سے عشق انگریز سے نفرت شاہ جی کے خمیر میں رچ بس گئی تھی قرآن حکیم کی تلاوت سے ایسا معلوم ہوتا تھا۔ جیسے آیات قرآنی کا نزول ابھی ہو رہا ہے۔ آپ کی تلاوت کو سننے کے لئے غیر مسلم مذاہب کے لوگ بھی دلچسپی لیتے تھے۔

۲۶ اپریل ۱۹۱۴ء رات کے گیارہ بجے اردو پارک دہلی میں پانچ لاکھ کے عظیم اجتماع میں شاہ جی کی آخری تقریر تھی۔ اُس میں برطانوی مشن کے سربراہ وزیر ہند لارڈ پیتھک لارنس حضرت مولانا آزاد اور پنڈت جواہر لعل نہرو شامل تھے۔ حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی کی زیر صدارت یہ جلسہ ہوا۔ ٹھیک ۱۲ بجے شاہ جیؒ نے قرآن حکیم کی تلاوت شروع کی تو لاکھوں انسانوں کے اجتماع میں ہُو کا عالم طاری تھا۔ جب تلاوت ختم ہوئی تو پنڈت جواہر لعل نہرو نے مجمع میں اُٹھتے ہوئے کہا میں تو بخاری کا قرآن سننے کے لئے حاضر ہوا تھا۔ میں معذرت کے ساتھ اجازت چاہتا ہوں۔ برطانوی مشن کی آمد کے باعث میں زیادہ مصروف ہوں۔

شاہ جیؒ کو قرآن حکیم کی تلاوت وراثت میں ملی تھی۔ سید ابوذر بخاری جانشین و ابن امیر شریعت راوی ہیں کہ ہمارے دادا جان سید حافظ ضیاء الدینؒ نے فرمایا میں تیرے والد (امیر شریعتؒ) کے ساتھ اکثر قرآن حکیم کی تلاوت کا مقابلہ کرتا تھا۔ ہم دونوں اکثر اوقات قرآن حکیم دو رکعتوں میں ختم کر لیتے تھے۔

حکومت برطانیہ کی قیادت میں ہندوستان میں مرزائیت ایک ایسی اسلام دشمن تحریک تھی جس کا مقصد ہندوستان کے اندر مسلمانوں میں نئی نبوت کا سوانگ رچا کر ملت اسلامیہ میں تفریق پیدا کر کے اجنبی راج کو سنبھالا دینا تھا لیکن شاہ جی نور اللہ مرقدہٗ کی دور رس عقابی نگاہ نے اس پس منظر کو تاڑ لیا۔ چنانچہ اس کے استیصال کیلئے امیر شریعت نے جس پامردی کے ساتھ جہاد عظیم شروع کیا وہ رہتی دنیا تک یاد رہے گا۔ مرزائیت کے استیصال کے لئے شاہ جیؒ نے صرف ایمان کامل تقویٰ کو زاد راہ بنا کر اس کی سنگلاخ وادی میں قدم رکھا۔ اس منزل کا ہر موڑ گواہی دے گا۔ کہ اس مردِ قلندر حق گو دحق بیں کے پائے استقلال کو ذرا بھر بھی جنبش نہ آئی۔

امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ علماء کے نزدیک علم من اللہ تھے۔ بقول حکیم الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ عطاء اللہ کی باتیں عطاء الٰہی ہیں۔ میں تو یوں کہوں گا، حضرت آپ کی باتیں عطاء الٰہی تھیں بلکہ آپ کا سارا وجود ملت اسلامیہ کے لئے عطاء الٰہی اور انعام ربانی تھا جس کی ذات کے مقابلے میں برصغیر پاک و ہند کے بڑے بڑے فتنے خس و خاشاک کی طرح بہہ گئے۔

ہندوستان کا چپہ چپہ اس بات کا شاہد ہے کہ شاہ جی صنم کدہ ہند میں اللہ اکبر کی صدا اور ظلمت کدہ ہند میں مسلمانوں کے لئے مینارہ نور تھے اور فرنگی اقتدار کے خاتمے کے لئے آپ کی پیدائش اہل ہند کے لئے نوید مسرت اور دکھی انسانیت کے لئے خدا کی طرف سے امداد اور نصرت و تعاون کی قسط تھی۔

شاہ جی ایسے مرد قلندر تھے جن کو قدرت کی طرف سے انداز خسروانہ عطا ہوا تھا۔ آپ بظاہر کسی سلطنت کے حکمران نہیں تھے۔ لیکن لاکھوں انسانوں کے بے تاج بادشاہ تھے۔

ملت اسلامیہ کے لئے دردمندی صحابہ کرامؓ سے محبت اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق آپ کی سیرت کا نمایاں پہلو تھا۔ ارباب اقتدار کی ہیبت سے بے نیاز حکمرانوں کے جاہ و جلال سے بے پرواہ صرف اور صرف خدائے واحد لایزل ولایزال کے اطاعت گذار فرمانبردار بندے تھے۔ آپ نے اپنی ساری زندگی میں دولت حکومت جیسے تمام بتوں کو ہمیشہ معبود ماننے سے انکار کر دیا اور صرف اللہ رب العزت پر توکل کیا۔ شاہ جی اپنے نسب نامہ حریت کا اظہار ان الفاظ میں کیا کرتے تھے ”میں ان سؤروں کا ریوڑ چرانے کو تیار ہوں جو برٹش امپیریلزم کی کھیتی کو ویران کرنا چاہیں۔ میں اُن چیونٹیوں کو شکر کھلانے کے لئے تیار ہوں۔ جو صاحب بہادر کے تلووں کو کاٹ کھائے“ پھر جوش میں آ کر کہتے۔

میں کچھ نہیں ایک فقیر ہوں۔ اپنے نانا کی سنت پر مر مٹنا چاہتا ہوں۔ اگر کچھ چاہتا ہوں تو صرف یہ کہ اس ملک سے انگریز کا انخلاء۔ دو ہی خواہشیں میری زندگی میں ہیں۔ ایک یہ کہ میرا ملک آزاد ہو جائے یا پھر یہ کہ میں حق کی پاداش میں تختہ دار پر لٹکا دیا جاؤں۔ میں ان علمائے حق کا پرچم لئے پھرتا ہوں جو ۱۸۵۷ء میں فرنگیوں کے تیغ بے نیام کا شکار ہوئے تھے۔ خدائے ذی الجلال کی قسم مجھے کچھ پرواہ نہیں کہ لوگ میرے بارے میں کیا کہتے ہیں۔ لوگوں نے پہلے ہی کب کسی سرفروش کے بارے میں راست بازی سے سوچا ہے وہ شروع سے تماشائی ہیں اور تماشہ دیکھنے کے عادی ہیں۔

میں اس سرزمین پر مجدد الف ثانی کا سپاہی ہوں شاہ ولی اللہ اور اس کے خاندان کا متبع ہوں۔ سید احمد شہید کی غیرت کا نام لیوا ہوں شاہ اسمٰعیل شہید کی جرأت

باقی صہ ۴۱ پر

ملت اسلامیہ کیلئے دردمندی، تاجدار ختم نبوتؐ اور صحابہ کرامؓ سے عشق و محبت امیر شریعتؒ کی سیرت کا نمایاں پہلو تھا۔

بادشاہی میں فقیری

خدام کے آرام و راحت کا خیال

سلطان التمش جس نے ۶۰۷ھ سے ۶۳۳ھ تک نہایت کروفر کے ساتھ ہندوستان میں حکمرانی کی وہ راتوں کو جاگتا۔ اگر کبھی آنکھ لگ بھی جاتی تو فوراً بیدار ہو جاتا۔ اور وضو کرتا۔ اپنے نوکروں چاکروں میں سے کسی کو نہ جگاتا۔ کہتا کہ آرام سے سونے والوں کو کیوں تکلیف دی جائے۔ رات کو فقیروں کا بھیس بدل کر باہر نکل جاتا۔ اس کے ہاتھ میں اشرفیوں کا تھیلا ہوتا۔ وہ لوگوں کے دروازوں پر جاتا۔ دستک دے کر انہیں باہر نکالتا۔ اور ان کے حالات معلوم کرتا ان کی حسب ضرورت مدد کرتا۔ اور انہیں تعلیم دیتا کہ جب تک ان کے پاس کھانے پینے کا انتظام نہ ہو۔ یا ان پر ظلم و زیادتی کرے۔ تو وہ دربار میں آ کر گھنٹی بجائیں یا زنجیر ہلائیں۔ تاکہ وہ حالات سے باخبر ہو کر انصاف کر سکے۔ کیوں کہ قیامت کے دن ان کی فریاد کو اٹھانے کی طاقت اس کے اندر نہیں ہے۔

افشائے راز

شیخ قطب الدین نے اپنے وصال کے وقت وصیت کی تھی کہ میری نماز جنازہ وہ شخص پڑھائے جس میں تین وصف ہوں۔
(۱) ہمیشہ عفیف رہا ہو کسی غیر محرم پر نظر نہ اٹھائی ہو۔
(۲) اس کی عصر کی سنتیں قضا نہ ہوئی ہوں۔
(۳) اور ہمیشہ نماز جماعت میں تکبیر اولیٰ سے شریک رہا ہو۔
نماز جنازہ کے وقت جب اس وصیت کا اعلان کیا گیا کچھ دیر انتظار کے بعد سلطان التمش آگے بڑھا کہ میری تو یہ خواہش تھی کہ میرا حال لوگوں سے پوشیدہ رہے۔ لیکن خواجہ نے آج اس راز کو فاش کر دیا۔

بیوی کو صبر کی تلقین

سلطان التمش کا لڑکا ناصر الدین محمود بھی اپنے باپ کی طرح نہایت عابد و زاہد درویشانہ صفات کا مالک تھا۔ وہ ۶۴۴ھ میں تخت نشین ہوا۔ اور اس نے بیس سال تک حکمرانی کے فرائض سرانجام دیئے۔ وہ اپنے ذاتی مصارف کا بار خزانہ پر بالکل نہیں ڈالتا تھا۔ بلکہ کلام پاک کی کتابت کر کے اپنے اخراجات پورے کرتا تھا۔ اس کی زندگی بڑی تنگی اور عسرت میں گذرتی تھی۔ گھر گرہستی کے کاموں کے لئے اس کے گھر میں کوئی خادمہ بھی نہ تھی۔ ایک روز ملکہ نے شکایت کے طور پر کہا کہ میں آپ کیلئے روٹی پکاتی ہوں۔ تو میرے ہاتھ جل جاتے ہیں۔ اور ان میں آبلے پڑ جاتے ہیں۔ سلطان ملکہ کی یہ تکلیف سن کر رونے لگا۔ پھر اس سے مخاطب ہو کر کہا کہ یہ دنیا گذر جانے والی ہے۔ یہاں اس تکلیف کو برداشت کر سکو تو قیامت میں اللہ اس کا اجر عطا فرمائیں گے۔ ابھی تو میں تمہیں بیت المال سے کوئی خادمہ نہیں دلا سکتا۔
سلطان کی نیک دل بیوی نے اپنے شوہر کی بات سے اتفاق کیا۔

احساس دیانت

شاہان بلبن کے بعد جلال الدین فیروز شاہ دہلی کے تخت و تاج کا مالک ہوا۔ رسم تاجپوشی کے موقع پر دو رکعت شکرانہ ادا کی۔ نماز ادا کرنے کے بعد تخت شاہی پر بیٹھا اور اپنے امراء سے مخاطب ہو کر کہا کہ میں نے بار سلطنت تو اٹھا لیا ہے۔ لیکن متفکر ہوں کہ میرا انجام کیا ہو گا۔
اس کے بعد وہ قصر سلطان بلبن کے محل میں گیا۔ جس کا نام کوشک لعل تھا۔ اس وقت اس کے ساتھ ایک درباری ملک احمد حبیب تھا۔ اس درباری نے سلطان فیروز شاہ سے کہا کہ آپ کو اسی محل میں سکونت اختیار کرنی چاہیئے۔ سلطان نے جواب دیا کہ سلطان غیاث الدین بلبن نے بادشاہ ہونے سے پہلے اس عمارت کی تعمیر کی تھی اب یہ ان کی اولاد کی ملکیت ہے۔ میرا اس پر کوئی حق نہیں ہے۔ ملک حبیب احمد نے کہا کہ امور حکمرانی میں اتنی پائیداری کی گنجائش نہیں ہے۔ سلطان نے برجستہ جواب دیا کہ میں دنیا کے چند روزہ مفاد کی خاطر اسلامی احکام کی خلاف ورزی نہیں کروں گا۔ اور نفس کی پیروی میں کوئی کام انجام نہ دوں گا۔

مکارم اخلاق

سلطان بہلول لودھی ۸۵۵ھ میں تخت نشین ہوا۔ یہ نیک دل سلطان اپنی بادشاہت کے زمانہ میں پانچوں وقت کی نماز ادا کرتا تھا۔ اور شریعت کی پابندی کا بے حد خیال کرتا۔ لوگوں کی درخواستیں خود دیکھتا۔ اور سب کے ساتھ عدل کرتا۔ دربار میں تخت پر نہ بیٹھتا۔ اور نہ امراء کو اپنے سامنے کھڑا ہونے دیتا۔ اس کے امیروں یا لشکریوں میں سے کوئی بیمار پڑ جاتا تو اس کی عیادت کے لئے خود جاتا۔ اگر کسی کو اس سے کوئی رنج ہوتا تو اس کے پاس جا کر معذرت خواہ ہوتا۔ میدان جنگ میں دو رکعت نماز ادا کرتا۔ اسلام اور مسلمانوں کے لئے دعائیں مانگتا۔ پھر جا کر دشمنوں سے مقابلہ کرتا۔ اپنی تخت نشینی کے بعد جب پہلی مرتبہ جمعہ کی نماز پڑھنے گیا۔ تو خطیب نے خطبہ کے دوران یہ کہہ کر مذاق اڑایا کہ یہ بھی عجب قوم پیدا ہوئی ہے۔ شاید دجال کے پیشرو ہوں۔ ان کی زبان یہ ہے کہ اصل گھوڑے بھاگی کو دوڑ ناگری کو شور اور لشکر کو تور کہتے ہیں۔ اپنی قوم کی اس قدر تضحیک کے باوجود سلطان نے صرف اتنا کہا بس کیجئے۔ خطیب صاحب ہم بھی خدا کے بندے ہیں۔ (حکمرانوں کی بڑی بات ہے۔ علماء کی جماعت میں بھی ایسی علم و بردباری کی مثال کم ملے گی۔

پاکبازی

احمد نظام الدین شاہ والئ احمد نگر المتوفی ۹۱۴ھ نہایت ہی پاک و صاف اور نیک طینت فرمانروا تھے۔ وہ جب باہر نکلتے تو راستے میں دائیں بائیں دیکھنے کی بجائے اپنی نظریں نیچی کئے رکھتا۔ ایک بے تکلف امیر نے اس کی وجہ پوچھی تو اس نے جواب دیا کہ شہر سے گزرتے وقت میری سواری کا تماشہ دیکھنے کے لئے مرد و عورت اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ میں ڈرتا ہوں کہ میری نگاہ کسی نامحرم پر نہ پڑ جائے۔ اور اس کا وبال مجھ پر نازل ہو۔

حق بحقدار رسید

سکندر لودھی کے عہد میں سنبھل کے ایک علاقے میں ایک شخص کو پندرہ ہزار اشرفیوں کا ایک دفینہ دستیاب ہوا۔ سنبھل کے حاکم نے اس سے وہ اشرفیاں وصول کر لیں۔ اور سلطان سکندر کے پاس لکھ کر بھیجا کہ اس رقم کے متعلق کیا حکم ہے؟ سلطان نے حکم دیا کہ پانے والے کو فوراً لوٹا دی جائیں۔ حاکم سنبھل نے پھر لکھ بھیجا کہ یہ شخص اتنی بڑی رقم پانے کا مستحق نہیں۔ سلطان نے لکھا اے احمق! جس نے اس کو یہ دفینہ عطا کیا ہے۔ وہ بہتر جاننے والا ہے۔ اگر یہ مستحق نہ ہوتا تو وہ اسے کیوں دیتا۔ ہم سب لوگ خدا کے بندے ہیں۔ وہی بہتر جاننے والا ہے۔ کہ ہم میں سے کون شخص کس بات کا مستحق ہے۔

خوف آخرت

والئ گجرات سلطان محمود بیگڑا کا جانشین سلطان مظفر ثانی

قرآن مجید کی تلاوت کر رہا تھا۔ قیامت کے ذکر پر مشتمل آیت پڑھ کر بے اختیار رونے لگا۔ اور بولا معلوم نہیں اس وقت میرا کیا حال ہوگا؟ اس کے ایک درباری ندیم شیخ جیو نے کہا کہ جہاں تک مجھے معلوم ہے۔ آپ نے آج تک کوئی گناہ کبیرہ نہیں کیا۔ کثرت عبادت آپ کا شغل ہے۔ خلق خدا بھی آپ سے خوش ہے۔ توقع ہے کہ آپ کو آخرت میں بلند ترین درجات ملیں گے۔ یہ سن کر کہا کہ شیخ جیو میری گردن پر بار گراں ہے۔ اس لئے روتا ہوں۔ کیا تم نے پیغمبر آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث نہیں سنی۔ تم بہ۔ بھلے لوگ نجات پالیں گے۔ اور بوجھ گراں بار ہے۔ وہ ہلاک ہوگا۔

علاؤالدین کا گو المتوفی ۸۶۵ھ جس نے گلبرگہ، احمد آباد اور بیدر میں گیارہ سال تک بڑی کامیابی سے حکومت کی۔ نے اپنے مرض موت میں ایک دن اپنے چھوٹے بیٹے شہزادہ محمود کو پاس نہ دیکھ کر پوچھا کہ وہ کہاں ہے؟ بتایا گیا مکتب میں کتاب پڑھ رہا ہے۔ جس کا گو نے صاحبزادہ کو پاس بلایا اور پوچھا کہ کیا پڑھ رہے تھے؟ شہزادے نے جواب دیا کہ شیخ سعدی کی بوستان پڑھ رہا تھا۔ کا گو نے پوچھا کون سی حکایت؟

شہزادہ نے کہا وہ حکایت جس میں ہے۔

شنیدم کہ جمشید فرخ سرشت

بسر چشمہ بر سنگے نوشت

بریں چشمہ چوں مال بے زونند

برفتند چوں چشم برہم زوند

گرفتند عالم بمردی و زور

ولیکن نبردند با خود بگور

جس وقت کا گو نے یہ شعر سنا تو اس پر بے اختیار گریہ طاری ہوگیا۔ اس نے اسی وقت خزانچی کو بلوایا اور سارا خزانہ نکلوا کر اور اپنے تمام اثاثے منگوا کر اپنے بیٹوں کے ہاتھ جامع مسجد میں فقراء میں تقسیم کروانے کیلئے بھیج دیئے۔ شہزادوں نے باپ کے حکم کی تعمیل کی۔ جب تقسیم کرکے واپس آئے تو باپ کو اس کی اطلاع دی۔

تو کا گو نے کہا الحمد للہ اور اسی وقت اس کی روح قفس عنصری سے پرواز کرگئی ●●●

رشوت

جس سے فحاشی اور بے حیائی پروان چڑھ رہی ہے۔

محمد اقبال، حیدرآباد

اسلامی شریعت میں رشوت لینا اور دینا دونوں باتیں جرم ہیں۔ حضور آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں!" رشوت لینے والا اور دینے والا دونوں حق و انصاف کے قاتل ہیں۔ اور حقوق العباد کو پامال کرنے والے ہیں" اسلامی شریعت میں رشوت لینے والے اور دینے والے اور دینے والے کے لئے جرم ثابت ہونے پر چالیس درے کی سزا مقرر ہے۔ حضرت ابو یوسفؒ کتاب الوصایا میں لکھتے ہیں۔ کہ اگر کوئی حاکم رشوت لے تو حاکم اعلیٰ کا فرض ہے کہ وہ اسے ۴۰ درے مارے اور برخاست کردے۔ اس لئے جو رشوت لیتا ہے۔ وہ کبھی عدل و انصاف پر قائم نہیں رہ سکتا۔ اور دیدہ دانستہ باطل کی طرف داری کرتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی قوم کا والی یا قاضی مقرر ہوا۔ تو وہ قیامت کے دن ایسی حالت میں ہوگا۔ کہ اس کا ہاتھ گردن سے بندھا ہوا ہوگا پھر اگر وہ راشی نہ تھا اور اس کے تمام فیصلے حق پر مبنی تھے۔ تو وہ آزاد کر دیا جائے گا۔ اگر وہ راشی تھا۔ اور لوگوں سے مال لیکر فیصلے حق کے خلاف کرتا تھا۔ تو اس کو جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ اور ۵۰۰ برس کے راہ کے مثل گہرائی میں جا نا پڑے گا۔ (طبرانی)

فرمایا! جس شخص نے کسی کی سفارش کی پھر سفارش کرانے والے سے اس کا ہدیہ قبول کیا۔ تو اس نے اپنے اوپر سود کے دروازوں میں سے ایک بہت بڑا دروازہ کھول لیا۔ (ابوداؤد)

فرمایا! رشوت لینا کفر کے حکم میں سے ہے۔ لوگوں میں رشوت کا طریقہ حرام کا طریقہ ہے۔ (طبرانی)

فرمایا! جس قوم میں زنا پھیلا اس میں قحط پڑا اور جس قوم میں رشوت پھیلی اس پر رعب طاری ہوا۔ (احمد)

فرمایا! رشوت دینے والا، لینے والا، دلوانے والا تینوں دوزخ میں ہیں۔ (طبرانی)

فرمایا! خدا لعنت کرے۔ رشوت لینے والے پر اور دینے والے پر۔

لوگ بیوی بچوں کے لئے اور فضول خرچیوں کے لئے، عیاشی کے لئے، رشوت لیتے ہیں۔ اور اپنے لئے دوزخ تیار کرتے ہیں۔ تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز کو سنی ان سنی کر رہے ہیں۔ ان کی پاکیزہ تعلیم سے منہ موڑ رہے ہیں؟ قیامت کے روز بیوی بچے ماں باپ سب علیحدہ ہو جائیں گے۔ خود حساب دینا ہوگا۔

ایک بخت جرسے ————

عہدیدار سے اس کے دوست نے پوچھا کہ آپ رشوت کیوں نہیں لیتے۔ جب کہ آپ کو اس کے بہت سے مواقع حاصل ہوتے ہیں۔ آپ آسانی سے ڈھیروں دولت حاصل کر سکتے ہیں۔ اس نے کہا سن لیجئے۔ اور اس کو کانوں کی راہ سے دل کے گوشوں میں محفوظ کر لیجئے۔ اس سے اپنی دنیا اور آخرت دونوں کو باغ و بہار بنا لیجئے۔ وہ بے شک میں اپنے عہدے سے فائدہ اٹھا کر کروڑ پتی بن سکتا ہوں۔ لیکن میں سوچتا ہوں کہ میری نسلیں تباہ ہو جائے گی۔ میرے بیٹے بدمعاش بن جائیں گے میری دنیا اور آخرت دونوں تاریک ہو جائیں گی۔ اس وقت جو مجھ کو اطمینان قلب حاصل ہے۔ وہ سب رخصت ہو جائے گا۔ میں اپنے گرد و پیش رشوت خوروں کو اور ان کے بیٹے بیٹیوں کو سیاہ کاریوں اور بدکرداریوں کے راستے پر چلتے ہوئے جہنم کی طرف دوڑتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔ ان کا انجام اس دنیا میں مجھ کو ظہور سے پہلے دکھائی دے رہا ہے۔ کیونکہ میں ایسے کئی لوگوں کا عبرت ناک انجام دیکھ چکا ہوں۔ اس لئے میں اس گڑھے سے بچ کر چلتا ہوں جس میں اکثر سلاطین گر کر ہلاکت کے گھاٹ اتر چکے ہیں۔

روایت ہے کہ میاں شیر محمد شرق پوری ؒ کی خدمت میں ایک پولیس افسر حاضر ہوا۔ آپ عقیدت مندوں کے حلقے میں تشریف فرما تھے۔ آنے والے کو اپنے پاس جگہ دی۔ باتوں باتوں میں اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیکر فرمانے لگے۔ "کتنا خوبصورت ہے؟ کتنا نرم و نازک اور گورا چٹا ہاتھ ہے؟ اگر اس پر آگ کی ایک چنگاری گر پڑے تو کتنی تکلیف ہو؟ تو یہ تو یہ جلن برداشت نہ ہو سکے۔ سارا جسم بے چین ہو جائے۔ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر پوری توجہ سے اس کی طرف لگ جائے۔

چارہ تلاش کیا جائے۔ سامنے کتنی ہی نعمتیں کیوں نہ ہوں۔ سب بھول جائیں۔ اگر اس سالم ہاتھ کو بلکہ کتی ہوئی آگ کی بھٹی میں ڈال دیا جائے تو کتنا دکھ ہو۔ اس کا اندازہ کیجئے۔ پھر اس سے بھی آگے تمام بازو بلکہ سارا نازو نعم سے پلا ہوا جسم آتشیں لاوے میں پھینک دیا جائے۔

ذرا تصور کرو کون ہے۔ جو ایسی حالت اپنے لئے گوارہ کرے۔ لیکن انسانوں کی اکثریت حرام کا رہی ہے رشوت لے رہی ہے۔ دے رہی ہے۔ حرام کھا رہی ہے۔ یقینی طور پر آتشیں لاوے میں کود پڑنے کی تیاری کر رہی ہے۔

آج اکثر لوگ ماحول کا عذر پیش کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ جب سارا معاشرہ بگڑا ہوا ہے۔ ہر طرف دھاندلی چل رہی ہے۔ جھوٹ فریب رشوت، آمیزش اسمگلنگ (افواہ) اقربا پروری ذخیرہ اندوزی، نفع خوری، کا بازار گرم ہو۔ ضروریات اور معیار زندگی کے شدید ترین تقاضے ہوں۔ دولت حاصل کرنے کے لئے ہر حربہ استعمال کر لیا جائے۔ دائیں بائیں۔ آگے پیچھے اور نیچے اوپر حرام خوری کی وبا پھیل رہی ہو تو کوئی دلیل معقول اور وزن دار بھی ہے لیکن زیادہ گہرے اتر کر سوچیں۔ تو اس کی معقولیت اور وزن داری کی حقیقت کھل کر سامنے آجاتی ہے۔ اور اس کی وجہ سے مجبوری کا خول اپنے اوپر چڑھانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ وہ بھی اتر جاتا ہے۔ مثال کے طور پر آپ غور فرمائیے ایک تند و تیز سیلاب بہے جا رہا ہے اور ہر چیز جو سامنے آرہی ہے اس کو اپنے ساتھ بہائے لیے جا رہا ہے۔ بے شمار گڑے کرکٹ اس کی زد میں بہے جانے پر مجبور ہیں۔ کوئی تنکا کتنی بھی کوشش کرے اپنے آپ کو دوسری سمت نہیں چلا سکتا۔ آخر وہ سیلاب اپنے سب کچھ سمیت ایک عمیق سمندر میں جا گرتا ہے۔

کیا موجودہ بدکاریوں اور نا ہنجاریوں کے سیلاب میں انسان کی حیثیت اس تنکے کی ہے؟

کیا وہ اپنے آپ کو ایسا ہی بے بس پاتا ہے؟

کون نہیں جانتا کہ ہمارا معاشرتی سیلاب جس دریا میں جا کر گرنے والا ہے۔ اس کا نام قرآن مجید کی زبان میں "الدنیا و الآخرۃ" ہے۔ یعنی دنیا میں بھی ذلت اور آخرت میں بھی ذلت یعنی جہنم کا عذاب کوئی خوددار اور غیور اور باضمیر شخص اپنے آپ کو ایک حقیر تنکا تصور کر سکتا ہے؟ پھر کیا روز قیامت اللہ کے حضور ہمارا یہ عذر کہ سارا معاشرہ بگڑا ہوا تھا۔ اس لئے ہم بگڑے رہنے پر مجبور تھے۔ کام آئے گا؟

ہر شخص اپنے اعمال کا ذمہ دار خود ہے۔ ہر شخص کو اپنا بوجھ خود ہی اٹھانا پڑے گا۔ ہر شخص کو اپنی بوئی ہوئی کھیتی کاٹنی پڑے گی۔ خدا کے حضور "معاشرے کی بھیڑ میں ہم اپنے آپ کو نہیں چھپا سکیں گے۔

"ہر شخص خدا کے حضور روز قیامت تنہا پیش ہوگا۔ (مریم ع ۶) کوئی اس کے ساتھ نہیں ہوگا۔ اس دنیا میں بھی ہم آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔ جب دل فیل ہونے لگتا ہے۔ جب فالج کا حملہ ہوتا ہے۔ جب بلڈ پریشر کا دورہ پڑتا ہے تو کوئی اس تکلیف میں حصہ دار نہیں بن سکتا۔ لاکھوں کروڑوں کی جائیدادیں اور خزانے دھرے رہ جاتے ہیں۔ لاؤ لشکر زور و قوت علم و فراست طب و حکمت اور اعزہ و احباب کوئی بھی دکھی کے دکھ کو نہیں بانٹ سکتا۔

یہ مال و دولت یہ اعزہ و اقربا اسی دنیا میں کسی مہلک مرض سے نہیں بچا سکتے۔ تو وہاں کیا کام آئیں گے کیا بڑے بڑے دولت مند لشکروں والے خزانے کے مالک ایڑیاں رگڑ رگڑ کر دنیا سے رخصت نہیں ہو جاتے غافل انسان! یہاں کا عذاب آنکھوں سے دیکھ کر بھی عالم آخرت کے عذاب کا قیاس نہیں کرتا۔

آج جو لوگ اس خیال میں ہیں کہ رشوت ترقی کی راہ ہے۔ وہ بھول میں ہیں۔ رشوت سے فحاشی و بدمعاشی پروان چڑھ رہی ہے۔

بقیہ: امیر شریعت

کا پانی دیوا ہوں۔ میں اُن پانچ مقدمہ ہائے سازش کے پابہ زنجیر صلحائے اُمت کے لشکر کا ایک ادنیٰ سا خدمت گذار ہوں۔ جنہیں حق و صداقت کی پاداش میں عمر قید اور موت کی سزائیں دی گئیں۔ میری رگوں میں خون نہیں آگ دوڑ رہی ہے۔

ہاں ہاں! میں انہی کی نشانی ہوں۔ اُنہی کی صدائے بازگشت ہوں۔ میں علی الاعلان کہتا ہوں محمد قاسم نانوتوی کا علم لے کر نکلا ہوں میں نے شیخ الہند کے نقش قدم پر چلنے کی قسم کھا رکھی ہے۔ میں زندگی بھر اُسی راہ پر چلتا رہا اور چلتا رہوں گا۔ میرا اس کے سوا کوئی موقف نہیں میرا ایک ہی نصب العین ہے وہ ہے برطانوی سامراج کی لاش کو کفنانا یا دفنانا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کو بے انتہا عشق تھا۔ آپ فرماتے تھے: "ختم نبوت کی حفاظت میرا جزو ایمان ہے۔ جو شخص اس ردا کی چوری کریگا جی نہیں بلکہ چوری کا حوصلہ بھی کرے گا۔ میں اُس کے گریبان کی دھجیاں بکھیر دوں گا۔ میں اپنے میاں کے سوا کسی کا نہیں۔ اپنا نہ پرایا۔ میں حضور کا ہوں حضور میرے ہیں۔ جن کے حسن و جمال کی رب کعبہ نے قسمیں کھا کھا کر آراستہ کیا ہو۔ میں اُن کے حُسن و جمال پر مر مٹوں تو لعنت ہے مجھ پر اور لعنت ہے ان پر جو نام کو لیتے ہیں لیکن سارقوں کی خیرہ چشمی کا تماشہ دیکھتے ہیں

ھوالشافی
مطب صدیقی
تشخیص فارم منگانے سے ... جوابی لفافہ ہمراہ بھیجیں
حکیم ظہور احمد صدیقی ۔ حافظ آباد ضلع ...

اخبار ختم نبوت

سندھ کے قادیانی چیف سیکرٹری کو تبدیل کرنے کا وعدہ پورا نہیں ہوا۔ مولانا فضل الرحمن

بینظیر نے کہا کہ نسیم احمد عہدہ سنبھالنے سے پہلے قادیانی نہ ہونیکی وضاحت کرینگے لیکن ایسا نہیں ہوا۔

کوئٹہ: جمعیت علمائے اسلام کے مرکزی سیکرٹری جنرل مولانا فضل الرحمن نے مرکزی مجلس شوریٰ کے سہ روزہ اجلاس کے اختتام پر ایک پریس کانفرنس میں اس کے فیصلوں کا اعلان کیا انہوں نے کہا کہ بدقسمتی سے وفاقی حکومت مسلسل اپنے رویئے سے مفاہمت کے تمام راستے مسدود کرتی جا رہی ہے۔ اپوزیشن رہنماؤں کی کردارکشی کی باقاعدہ مہم چلائی جا رہی ہے اور اس پر لاکھوں روپے صرف کیئے جا رہے ہیں۔ پریس میڈیا کو ذاتی جاگیر بنا دیا گیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ مرکزی شوریٰ نے اس بات کو دہرایا ہے کہ جمعیت کے مقاصد کیلئے جمعیت اپنی انفرادی اپوزیشن سیاست کو برقرار رکھے گی مرکزی مجلس شوریٰ نے حکومت کے اسلام دشمن اقدام خصوصاً حدود آرڈیننس وغیرہ کو منسوخ کرنے کے مبینہ اقدامات کی شدید مذمت کی اور حکومت کو وارننگ دی گئی کہ جب تک جمعیت علمائے اسلام کا ایک بھی رکن زندہ ہے ہم اسلام کے خلاف کسی بھی اقدام کو برداشت نہیں کریں گے۔ مولانا فضل الرحمن نے بتایا کہ جمعیت علمائے اسلام کی جنرل کونسل کا کل پاکستان کنونشن ۲۳ تا ۲۵ ستمبر تک لاہور میں ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ متحدہ اپوزیشن سے ہمارا باضابطہ اتحاد نہیں لیکن اپوزیشن کے رول کے لیے ہمارا ان سے رابطہ اور تعاون موجود ہے۔ انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی سے ہمارا اختلاف ہے ہم نے عدم اعتماد کا نام لیا ہے۔ یہ جمہوری طریقہ ہے اسمبلیوں کو اپنی مدت پوری کرنی چاہیئے جو اسمبلی میں اپنی اکثریت ثابت کردے اسے حکومت بنانے کا حق حاصل ہے انہوں نے کہا کہ وزیراعلیٰ اکبر بگٹی نے صدر کو اپنے آئینی اختیارات استعمال کرنے کیلئے کہا ہے یہ اندازِ گفتگو نہ ہی غیر جمہوری اور نہ ہی غیر آئینی ہے اور نہ ہی اس کا یہ مطلب ہے کہ صدر تمام جمہوری اداروں کو ختم کردیں۔ افغانستان کے بارے میں انہوں نے کہا کہ وفاقی حکومت کی افغان پالیسی امریکہ کے تابع ہے۔ موجودہ حکومت بے بس ہے۔ مولانا فضل الرحمن نے کہا کہ ملک میں قادیانیوں کو کلیدی عہدوں پر فائز کیا جا رہا ہے جو باعث تشویش ہے ہم نے اس تشویش سے وزیراعظم کو آگاہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ سندھ کے قادیانی چیف سیکرٹری کو تبدیل کردیا جائے گا۔ اگلے دن اسٹیبلشمنٹ کے وزیر نے مجھے فون پر بتایا کہ کل چیف سیکرٹری کو تبدیل کردیا جائے گا۔ لیکن وہ ابھی تک اپنے عہدے پر برقرار ہیں۔ اس طرح ہم نے اقوام متحدہ میں نسیم احمد کی تقرری پر وزیراعظم سے بات کی۔ لیکن وزیراعظم نے کہا کہ نسیم احمد کے بارے میں شبہ کیا جا رہا ہے لیکن وہ قادیانی نہیں۔ لیکن آج تک وضاحت نہیں کی گئی۔ حکومت نے کلیدی عہدوں پر قادیانیوں کی تقرری کی روک تھام کے لیئے کمیٹی بنائی تھی لیکن ابھی تک اس کا اجلاس ہی نہیں ہوا۔ انہوں نے کہا کہ شناختی کارڈ کی پابندی انتخابات میں دھاندلی روکنے کے لیے ضروری ہے لیکن لوگوں کا کارڈ بنوانے کے لیے پہلے سے اعلان کرکے موقع دینا چاہیئے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ناموس رسالتؐ پر جانیں قربان کرنیوالوں کی وارث ہے

مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی

جلالپور پیروالہ (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرکزی رہنما مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی نے کہا ہے کہ پی پی پی اور آئی جے آئی دونوں اقتدار اور مفادات کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ وہ مولانا عبدالرحمن جامی نقشبندی نمائندہ ختم نبوت کی رہائش گاہ پر ایک پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کہا کہ اگر سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور ان کی جماعت منکرین ختم نبوت کا بھرپور تعاقب نہ کرتی تو آج پورا ملک قادیانیت کی لپیٹ میں ہوتا مسلم لیگ کے دورِ اقتدار میں ۱۹۵۳ء کی تحریک کو تشدد کے ذریعے کچلنے والوں کو ہم کبھی معاف نہیں کر سکتے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ناموس رسالتؐ کے نام پر جانیں قربان

چک ۹۹ شمالی سرگودھا میں قادیانی اسٹین گنیں لیکر پھرتے ہیں۔

سرگودھا (نمائندہ ختم نبوت) چک ۹۹ شمالی سرگودھا میں قادیانی اسٹین گنیں لے کر پھرتے ہیں اور مسلمانوں کو پریشان کر رہے ہیں۔ عالمی مجلس کے وفد نے مقامی پولیس کو آگاہ کیا تو پولیس نے یقین دہانی کرائی کہ ان سے اسٹین گنیں واپس لے لی جائیں گی اور ان کے خلاف کاروائی کی جائے گی۔ لیکن یقین دہانی کے باوجود ابھی تک کوئی قدم نہیں اٹھایا گیا۔ وہاں کے مسلمانوں اور عالمی مجلس کے راہنماؤں نے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانیوں کی اشتعال انگیزی بند کرائی جائے، نیز اشتعال انگیزی کرنے والے قادیانیوں کے خلاف سخت کاروائی کی جائے۔

کرنیوالے جیالوں کے مشن کی وارث ہے اور ایمن ہے ہم ان کے مقدس مشن کو ہر حال میں جاری رکھیں گے اور کسی سیاسی مصلحت کا شکار نہیں ہونے دیں گے۔ قادیانیوں کو نکیل نہ ڈالی گئی تو پھر یہ لاوا جب پھٹے گا تو حکمرانوں کے ایوان جل جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیوں کی سرپرستی کرنے والے پاکستان کے وفادار نہیں ہو سکتے۔ مسئلہ ختم نبوت کو نظر انداز کرنیوالے حکمرانوں اور سیاستدانوں کا محاسبہ کرنا ہمارے ایمان کا حصہ ہے قادیانی نواز طبقہ قادیانیوں سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ ارتداد کی شرعی سزا نافذ کی جائے، ربوہ کا نام صدیق آباد رکھا جائے روزنامہ الفضل کی اشاعت بند کی جائے سندھ کے چیف سیکرٹری اور دیگر کلیدی عہدوں سے قادیانیوں کو ہٹایا جائے اور قادیانی آرڈیننس پر مؤثر عملدرآمد کرایا جائے۔

تعلیمی اداروں میں قادیانی طلباء کا کوٹہ مقرر کیا جائے۔

لاہور (نمائندہ ختم نبوت) ختم نبوت یوتھ فورس پاکستان کے مرکزی جنرل سیکرٹری محمد ممتاز اعوان نے ملک کے تعلیمی اداروں میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں پر اظہار تشویش کرتے ہوئے کہا کہ فتنہ قادیانیت نسل نو کو گمراہ کرنے کے لیے پیسے کو پانی کی طرح بہا رہی ہے۔ اس لیے یہ ضروری ہے کہ زندگی کے تمام شعبوں بالخصوص تعلیمی اداروں میں قادیانیوں کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھی جائے اور ملک کے تمام تعلیمی اداروں میں قادیانی طلباء کا آبادی کے تناسب سے کوٹہ مقرر کیا جائے تاکہ اس سے تعلیمی اداروں میں فتنہ قادیانیت کی سرگرمیوں کی روک تھام کے ساتھ ساتھ مسلم طلباء کے حقوق کا بھی تحفظ کیا جا سکے۔

رسول اکرمؐ کی شان میں گستاخی یا قرآن پاک کی بے حرمتی کو برداشت نہیں کریں گے۔

عباس شہید کے قاتلوں کو پھانسی دی جائے۔ احتجاجی جلسے سے مقررین کا خطاب

بچیانہ کے نواحی گاؤں چک نمبر ۵۶۳ گ ب میں بے گناہ مسلمان محمد عباس کو شہید کرنے اور دیگر مسلمانوں کو اندھا دھند فائرنگ کرکے شدید زخمی کرنے والے قادیانی ملزموں کے خلاف فوری سماعت کی عدالت میں مقدمہ چلا کر انہیں قرار واقعی سزا دی جائے۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب کے سرپرست اعلیٰ حاجی عبدالحمید رحمانی نے قادیانی غنڈہ گردی اور بے گناہ مسلمان کی شہادت کے خلاف منعقد ہونے والے ایک عظیم الشان احتجاجی جلسے سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی ایک منظم منصوبہ کے تحت اپنے سربراہ مرزا طاہر کی ہدایت پر غنڈہ گردی اور صدارتی آرڈیننس کی کھلم کھلا خلاف ورزی کرکے مملکت خداداد پاکستان میں بدامنی پھیلا رہے ہیں بچیانہ کے نواحی گاؤں چک نمبر ۵۶۳ گ ب میں قرآن پاک کی بے حرمتی اور قادیانی غنڈوں کے ہاتھوں ایک مسلمان محمد عباس کی شہادت اسی منصوبہ کا ایک حصہ ہے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے صدر محمد متین خالد نے کہا کہ محمد عباس شہید نے قرآن اور صاحب قرآن صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس پر اپنی جان قربان کرکے غازی علم الدین شہیدؒ کی سنت کو زندہ کرتے ہوئے یہ ثابت کر دیا ہے کہ مسلمان کبھی بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی یا قرآن پاک کی بے حرمتی کو برداشت نہیں کریں گے۔ انہوں نے جڑانوالہ انتظامیہ کی طرف سے بے گناہ مسلمانوں کو گرفتار کرکے ان پر سخت تشدد کرنے کی شدید مذمت کی ہے۔ انہوں نے انتظامیہ کی قادیانیت نوازی پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اگر قرآن کی عزت و حرمت کی خاطر صدا بلند کرنا جرم ہے تو مجاہدین ختم نبوت یہ جرم کرتے رہیں گے۔ انہوں نے انتظامیہ کو خبردار کرتے ہوئے کہا کہ ننکانہ صاحب اور چک نمبر ۵۶۳ کے قادیانیوں نے مسلمانوں کو قتل کی دھمکیاں اور مذہبی جذبات مجروح کرکے مسلمانوں کو مشتعل کرنے کا سلسلہ بند نہ کیا تو مسلمان اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کی حفاظت کیلئے اٹھ کھڑے ہوں گے جس کے نتیجہ میں امن و امان کا زبردست مسئلہ پیدا ہو جائے گا جس پر قابو پانا حکومت کیلئے دشوار ثابت ہوگا۔ مقامی جامع مسجد غلہ منڈی میں منعقدہ اس احتجاجی جلسہ میں اکثریت رائے سے منظور کی جانے

کراچی میں طیارہ پر چھاپہ' 13 قادیانی گرفتار

گرفتار ہونے والے جعلی سفری کاغذات پر مغربی جرمنی جا رہے تھے

کراچی (اسٹاف رپورٹر) کراچی ایئرپورٹ پر بدھ کی صبح پی آئی اے کی ایک پرواز پی کے 721 پر چھاپہ مار کر طیارے میں سوار 13 افراد کو حراست میں لے لیا گیا جو جعلی سفری دستاویزات کے ذریعے مغربی جرمنی جا کر سیاسی پناہ حاصل کرنے کے خواہشمند بتائے جاتے ہیں۔ اس کارروائی کے نتیجے میں پرواز کی روانگی میں ایک گھنٹے کی تاخیر واقع ہوئی ہے۔ باخبر ذرائع نے بتایا ہے کہ اس کاروبار میں لاہور کا ایک ٹریول ایجنٹ بنیادی طور پر ملوث ہے جو جعلی دستاویزات کے ذریعے لوگوں کو مغربی جرمنی سمیت دیگر یورپی ملکوں میں بھجوا رہا ہے۔ اب تک سینکڑوں قادیانی مغربی جرمنی جا کر سیاسی پناہ حاصل کر چکے ہیں۔ اس سلسلے میں وفاقی جمہوریہ جرمنی کی حکومت کو بعض ذرائع سے یہ اطلاع ملی تھی کہ پاکستان سے قادیانی حضرات جعلی سفری دستاویزات کے ذریعے جرمنی پہنچ رہے ہیں۔ اس صورتحال سے نمٹنے کے لئے اسلام آباد میں مغربی جرمنی کے سفارت خانے کو خصوصی ہدایت کی گئی تھی۔ جس کے ایک افسر نے پی آئی اے میں اعلیٰ سطح پر رابطہ قائم کیا اور غیر قانونی طور پر مغربی جرمنی میں داخل ہونے والوں کی روک تھام کے لئے اقدامات طے کئے گئے جس کے تحت بدھ کو علی الصباح جب پی آئی اے کی پرواز نمبر پی کے 721 کے مسافروں کی بورڈنگ مکمل ہو گئی تو مغربی جرمنی کے سفارت خانے کے ایک افسر اور آئی ایس آئی کے ایک اسسٹنٹ ڈائریکٹر نے پی آئی اے کے سیکورٹی اور ٹریفک کے افسران کے ہمراہ آخری لمحے میں طیارے میں جا کر مسافروں کے سفری دستاویزات کی جانچ پڑتال شروع کر دی تو طیارے کے مسافروں میں سے 12 خواتین و حضرات اور ایک بچے کے سفری دستاویزات جعلی پائے گئے یہ تمام افراد قادیانی بتائے جاتے ہیں جو ایف آئی اے کے عملے کی مبینہ ملی بھگت سے جعلی سفری دستاویزات کے ذریعے طیارے پر سوار ہونے میں کامیاب ہو گئے تھے ان تمام افراد کو حراست میں لے کر طیارے سے اتار لیا گیا۔ ذرائع کے مطابق ان افراد نے بتایا کہ انہوں نے یہ سفری دستاویزات لاہور کے ایک ٹریول ایجنٹ کے ذریعے حاصل کی ہیں جس نے اس کا معقول معاوضہ وصول کیا ہے اور وہ مغربی جرمنی جا کر قادیانی ہونے کے ناطے سیاسی پناہ حاصل کرنا چاہتے تھے۔ ابتدائی تفتیش کے بعد ان تمام افراد کو مزید تحقیقات کے لئے ایف آئی اے کے سپرد کر دیا گیا ہے۔

والی قراردادوں کے ذریعے حکومت پاکستان سے پُرزور مطالبہ کیا گیا کہ عاشق رسول عباس شہید کے قاتلوں کا مقدمہ فوری سماعت کی عدالت میں چلا کر ملزموں کو سرعام پھانسی دی جائے۔ چک نمبر ۵۶۳ اور ننکانہ صاحب کے قادیانیوں کی کمین گاہوں سے پوشیدہ اور ناجائز اسلحہ برآمد کیا جائے۔ ننکانہ صاحب کے قریبی دیہات موضع کالی بیر اور جھنگڑ حاکم میں قادیانیوں کو کلمہ طیبہ اور اذان اور نماز وغیرہ ایسے شعائر اسلام کی تضحیک کرنے سے روکا جائے۔ ننکانہ صاحب میں واقع قادیانی عبادت گاہ کو فوری طور پر سیل کر کے مسجد سے اس کی شباہت ختم کی جائے۔ جڑانوالہ انتظامیہ کے قادیانی نواز افسران اور لنڈیانوالہ کے انچارج قادیانی نواز انسپکٹر پولیس رانا سرور احمد کو فوری طور پر برطرف کیا جائے۔ قادیانی کی پُراسرار سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھی جائے۔ جلسہ کے آخر میں چیئرمین بلدیہ حاجی خان محمد سردار خان اور ممتاز عالم دین مولانا محمد اسحاق ساقی نے بھی خطاب کیا۔ دریں اثناء پولیس کے مسلح دستے کسی بھی ناخوشگوار واقعہ سے نپٹنے کیلئے سارا دن شہر میں گشت کرتے رہے۔

ختم نبوت یوتھ فورس لاہور کے زیر اہتمام اسلامک لائبریری کا قیام

لاہور: ختم نبوت یوتھ فورس لاہور کے زیر اہتمام جامعہ ربانیہ دربار مارکیٹ میں ایک اسلامک لائبریری کا قیام عمل میں لایا گیا۔ لائبریری کا افتتاح ختم نبوت یوتھ فورس پاکستان کے مرکزی جنرل سیکرٹری محمد ممتاز اعوان نے کیا۔ اس موقع پر یوتھ فورس کے مرکزی رہنما غلام مرتضٰے ربانی علامہ ایاز ظہیر ہاشمی اے ایس اعوان، محمد سعید اعوان، مقامی راہنما عبدالحمید خان، ملک عبدالغفار علی پوری شہباز دہلوی اور دیگر راہنماؤں اور کارکنوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی اس موقع پر مرکزی جنرل سیکرٹری محمد ممتاز اعوان نے لائبریری کے لیے ایک ہزار روپے کا عطیہ بھی دیا۔

راولپنڈی اور اسلام آباد کے بعد لاہور میں بھی ختم نبوت یوتھ فورس کے کارکنوں کا عظیم کارنامہ

لاہور میں قادیانیوں کی مرکزی مرزواڑہ گڑھی شاہو سمیت شہر کے دیگر مرزواڑوں سے کلمہ طیبہ کو محفوظ کر لیا گیا۔

لاہور میں ختم نبوت یوتھ فورس کی طرف مسلسل احتجاجی جلسوں، جلوسوں میں بارہا قادیانیوں کے متعلق صدارتی آرڈی نینس پر عمل درآمد کرانے کے لیے مقامی انتظامیہ سے مطالبے کیے گئے جس پر مقامی انتظامیہ نے کوئی توجہ نہ دی آخر کار مقامی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ضلعی نائب امیر حاجی منظور احمد، مولانا نذر محمد عثمانی و دیگر مجلس کے راہنماؤں نے فیصلہ کن اقدام اٹھانے کے لیے مجلس کے زیر اہتمام لاہور میں قادیانیوں کی مرکزی عبادت گاہ گڑھی شاہو کے قریب مغل پورہ لاہور میں ایک ختم نبوت کانفرنس منعقد کی جس میں ختم نبوت یوتھ فورس کے سینکڑوں جیالوں نے بھرپور طریقے سے شرکت کی تو کانفرنس کے اختتام کے بعد ختم نبوت کے یوتھ فورس کے جیالے کارکنوں نے قادیانی عبادت گاہوں کا گھیراؤ کرنے کا اعلان کیا اور جلوس نکالنے کی کوشش کی تو مقامی انتظامیہ نے مداخلت کی اور مجلس کے ضلعی نائب امیر حاجی منظور احمد کو تھانے میں لے گئی جس پر ختم نبوت یوتھ فورس کے کارکن مشتعل ہو گئے اور تھانہ مغل پورہ کا گھیراؤ کر لیا جس کے بعد مقامی انتظامیہ نے مجلس لاہور کے نائب امیر حاجی صاحب کو رہا کر دیا اس کے بعد ختم نبوت یوتھ فورس کے کارکنوں نے اپنے مطالبے کے حق میں نعرے لگاتے ہوئے قادیانیوں کی عبادت گاہوں کی طرف رُخ کیا تو مقامی انتظامیہ نے پھر مداخلت کی تو یوتھ فورس نے اپنے احتجاج کو جاری رکھا جس پر مقامی انتظامیہ مجبور ہو کر مجلس تحفظ ختم نبوت اور ختم نبوت یوتھ فورس کے مطالبہ کو تسلیم کرتے ہوئے لاہور میں قادیانیوں کی مرکزی عبادت گاہ واقع گڑھی شاہو سمیت دیگر شہر کے مرزواڑوں سے کلمہ طیبہ کو محفوظ کر لیا۔ واضح رہے کہ اس سے قبل بھی ختم نبوت یوتھ فورس راولپنڈی اور اسلام آباد کے کارکنوں نے قادیانیوں کے متعلق صدارتی آرڈی نینس پر عمل درآمد کرانے اور قادیانی عبادت گاہوں سے کلمہ طیبہ کو محفوظ کرانے کے لیے مدرسہ تعلیم القرآن راجہ بازار راولپنڈی سے احتجاجی جلوس نکال کر قادیانی عبادت گاہوں کا گھیراؤ کرنا چاہا تو پنڈی کی انتظامیہ نے حالات کو کنٹرول کرنے کی سکت نہ رکھتے ہوئے یوتھ فورس کے مطالبے کو تسلیم کیا اور سری روڈ راولپنڈی میں مرکزی مرزواڑہ سمیت شہر کے دیگر مرزواڑوں سے کلمہ طیبہ کو محفوظ کر لیا جبکہ اس کے دوسرے روز یوتھ فورس کے وفد نے مرکزی صدر صاحبزادہ سلمان منیر کی قیادت میں اسلام آباد انتظامیہ سے ملاقات کی اور انہیں صدارتی آرڈی نینس پر چوبیس گھنٹے کے اندر عمل درآمد کرانے کا فیصلہ کیا اور کہا کہ وہ چوبیس گھنٹے کے اندر اندر اسلام آباد میں قادیانیوں کی تمام عبادت گاہوں سے کلمہ طیبہ کو محفوظ کریں ورنہ بصورت دیگر یوتھ فورس خود ان کی عبادت گاہوں کا گھیراؤ کر کے کلمہ طیبہ کو محفوظ کرے گی جس پر اسلام آباد کی انتظامیہ نے یوتھ فورس کے اراکین کو ساتھ لیکر اسلام آباد میں قادیانیوں کی تمام عبادت گاہوں سے کلمہ طیبہ کو محفوظ کر لیا۔

مرقع اردو کو ضبط کیا جائے۔

جمعیت طلباء اسلام حاصل پور کے جنرل سیکرٹری محمد رشید تبسم نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ پنجاب میں نہم و دہم کی اردو کی کتاب "مرقع اردو" کے سبق "من کہ ایک دھوبی" کو فی الفور کتاب سے ختم کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ مذکورہ مضمون میں مصنف نے نبی آخرالزمانؐ اور مدینہ منورہ کی شان میں گستاخانہ الفاظ استعمال کئے ہیں۔ مصنف نے مدینہ منورہ کو "یثرب نگر" اور حضور

اکرمؐ کے پیے "چوہدری" کا لفظ لکھ کر مسلمانوں کے دلوں کو ٹھیس پہنچائی ہے۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ "مرفع اردو" سے مذکورہ مضمون کو ختم کیا جائے اور اس مضمون کو شامل کتاب کرنے والے افراد کے خلاف مقدمہ چلایا جائے اور ان کو عبرتناک سزا دی جائے ورنہ جمعیت طلباء اسلام متعلقہ افراد کے خلاف تحریک چلائے گی اور سکولوں میں کتاب کا بائیکاٹ کرے گی۔

اسٹیل ٹاؤن کراچی اور منڈی بہاؤالدین میں

۱۲ قادیانیوں نے اسلام قبول کرلیا

المصطفیٰ جامع مسجد اسٹیل ٹاؤن میں گذشتہ دنوں حضرت مولانا حافظ محمد صادق شاہ صاحب خطیب اعلیٰ المصطفیٰ جامع مسجد سرپرست اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسٹیل ٹاؤن کے ہاتھ پر سید احمد ولد اللہ دتہ نے قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کرلیا جناب شاہ صاحب نے سید احمد صاحب سے درج ذیل کلمہ کہلوائے کہ میں مسمیٰ سید احمد ولد اللہ دتہ اس بات کا اقرار کرتا ہوں کہ مرزا قادیانی غلام احمق کافر، مرتد، دجال واجب القتل لعین ہے اور اس کے ماننے والے بھی خواہ وہ قادیانی ہوں یا لاہوری ہوں وہ سب کافر، مرتد واجب القتل ہیں۔ میں کلمہ طیبہ و شہادت پڑھتے ہوئے اس بات کا اقرار کرتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں اور آپ کے بعد کسی قسم کی نبوت کا دعویٰ کرنے والا کافر مرتد لعین واجب القتل ہے۔ اور آپ کے بعد اب نبوت ختم ہے اور میں بلا کسی جبر اکراہ کے اسلام قبول کرتا ہوں اور عہد کرتا ہوں کہ آج کے بعد میرا کسی قسم کا کسی قادیانی سے کوئی تعلق رابطہ نہیں ہوگا۔ اس کے بعد جناب شاہ صاحب نے قادیانیت پر مفصل تقریر فرمائی اور مسئلہ ختم نبوت پر مفصل روشنی ڈالی۔ جس پر حاضرین نے ختم نبوت زندہ باد، اسلام زندہ باد، پاکستان زندہ باد اور مرزائیت مردہ باد کے فلک شگاف نعرے لگائے۔ اور آخر میں شاہ صاحب نے اعلان کیا کہ ہم قادیانیوں کی ذات سے دشمنی نہیں کرتے بلکہ ہمیں ان کے عقیدے سے بغض ہے جو کہ سراسر اسلام کے منافی ہے۔ لہٰذا اگر مسلمان ہو جاؤ اور مرزا قادیانی پر لعنت بھیجو تو ہم انہیں سینے سے لگا لیں گے۔ آخر میں جناب شاہ صاحب نے نومسلم کے لئے دعائے استقامت فرمائی۔

منڈی بہاؤالدین (نمائندہ ختم نبوت) منڈی بہاؤالدین عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے پریس ریلیز جاری کیا ہے کہ گیارہ قادیانی قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام میں داخل ہوگئے۔ مرکزی جامع مسجد میں قاضی منظور الحق ایم اے کے ہاتھ پر مرزا حمید احمد کلیم، مرزا سعید احمد، مرزا مجید احمد، مرزا محمود احمد بن حمید احمد کلیم و داماد سلیم احمد، اور زوجہ حمید احمد، زوجہ سعید احمد، زوجہ سلیم احمد، اور حمید احمد کلیم کی تین لڑکیاں مرزائیت سے تائب ہو کر اسلام میں داخل ہوئے۔ یاد رہے کہ حمید احمد کے والد نذیر احمد، مرزا قادیانی مرتد کے قریبی دوستوں میں شمار ہوتا تھا۔ ان کی اولاد کو تابعین کا درجہ دیا جاتا تھا۔ تفصیل یوں ہے کہ مرزا حمید احمد کلیم نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری جنرل ملک محمد یامین قادری سے رابطہ کیا کہ ہم دائرہ اسلام میں داخل ہونا چاہتے ہیں اور ہم غلام احمد قادیانی پر لعنت بھیجتے ہیں۔ اور آپ فوراً مسلمان ہونے کا اعلان کرا دیں۔ چند ملاقاتوں کے بعد طے ہوا کہ عید الضحیٰ کے موقع پر مرکزی جامع مسجد میں خطیب شہر ممتاز عالم دین مولانا قاضی منظور الحق ایم اے کے ہاتھ پر ۱۵ ہزار کے اجتماع میں اعلان کیا جائے گا۔ جب یہ تمام افراد صبح کے وقت جامع مسجد میں داخل ہوئے تو منظر قابل دید تھا۔ آسمان بھی خوشی سے مسکرا رہا تھا۔ تمام مسلمانوں نے خوشی سے استقبال کیا ایک دوسرے کو مبارک باد دینے لگے۔ قاضی صاحب نے اعلان کیا کہ ابھی آپ کے سامنے ایک پورا خاندان اسلام قبول کرے گا۔ تو مجمع میں خوشی کی لہر دوڑ گئی جب یہ کھڑے ہو کر اسلام قبول کر رہے تھے تو مسلمان دعا کر رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ ان کی مدد فرما۔ آمین۔ انہوں نے مرزائیت سے تائب ہوتے ہوئے کہا کہ مرزا قادیانی جھوٹا، مکار، مرتد اور انگریز کا خود کاشتہ پودا ہے۔ اس کا اسلام سے دور کا بھی کوئی تعلق نہیں تھا۔ اس کو ماننے والے کافر مرتد ہیں ہمارا اب ان مرتدوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اور اب ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبیؐ مانتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو بھی نبوت کا دعویٰ کرتا ہے وہ جھوٹا اور مرتد ہے اور اب قادیانیت سے تائب ہو کر مسلمان ہوگئے ہیں۔ اس کے بعد قاضی صاحب نے اعلان کیا کہ نماز عید کیلئے کھڑے ہو جائیں۔ نماز کے بعد تمام مسلمانوں نے نومسلموں کو مبارک باد دی اور مصافحہ کیا مسلمان خوشی سے یہ اعلان کر رہے تھے کہ ہمیں عید کا تحفہ مل گیا ہے۔ یاد رہے کہ انہیں مسلمان کرنے میں شاہد فوٹو گرافر کمیٹی بازار منڈی بہاؤالدین کا بڑا ہاتھ ہے۔ شاہد صاحب بہت عرصے سے اسلام کی تبلیغ کر رہے تھے شاہد صاحب ایک نیک دل خدا ترس انسان ہیں۔ ان کی جرأت کو تمام مسلمانوں نے داد دی اور خراج تحسین پیش کیا۔ مبارک باد دینے والوں میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے صدر الحاج خواجہ ایم رشید سیکرٹری جنرل ملک محمد یامین قادری مجلس عمل کے سیکرٹری جنرل حاجی عبدالغفار گوندل ایڈووکیٹ چوہدری احمد یونس ایڈووکیٹ، الحاج جاوید اقبال چغتائی، مجاہد ختم نبوت خان اکرام اللہ، محمد صادق سیین، ملک مظہر محمود، ملک سرفراز طاہر، ختم نبوت یوتھ فورس کے صدر صفدر عباس باجوہ میاں مشتاق محمد، ملک اشتیاق، ملک اشفاق، ملک محمد سلیم برادرم ملک محمد یامین قادری حضرت

عباس شامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ انشاء اللہ اب ہمارا علاقہ مرزائیت سے پاک ہو جائے گا۔ ان لوگوں کا اسلام قبول کرنا ہماری بہت بڑی کامیابی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہمت دے کہ یہ دوسروں کو اسلام کی دعوت دیں۔ مسئلہ ختم نبوت ہمارے ایمان کی بنیاد ہے۔ ختم نبوت کے لیے ہماری جان بھی حاضر ہے۔

ملک محمد شفیع کی رحلت

منڈی بہاؤالدین (نمائندہ ختم نبوت) جمعیت علماء اسلام کے کارکن ملک سرفراز طاہر کے والد ملک محمد شفیع شدید علالت کے بعد ۷۰ سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔ مرحوم نیک سیرت صوم صلوٰۃ کے پابند خدا ترس انسان تھے۔ نماز جنازہ میں وکلاء کونسلرز، علماء اور معززین شہر نے بڑی تعداد میں شرکت کی اور مرحوم کے لیے دعائے مغفرت کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری جنرل ملک محمد یامین قادری نے گہرے افسوس کا اظہار کیا اور مرحوم کے ایصال ثواب کیلئے دعا کی۔

چک سکندر پور کے واقعہ پر اٹک میں احتجاج

اٹک (نمائندہ ختم نبوت) جڑانوالہ میں قادیانیوں کی جانب سے قرآن پاک جلانے، ایبٹ آباد، چونڈہ، چک نمبر ۳۸ر، مغل پورہ میں قادیانی فائرنگ، چک سکندر کھاریاں میں قادیانی کے ہاتھوں ایک مسلمان کی شہادت اور موجودہ حکومت میں کلیدی عہدوں پر قادیانیوں کی تقرری کے واقعات پر ضلع بھر کے دینی و عوامی حلقوں میں شدید اشتعال اور اضطراب پایا جاتا ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ضلعی امیر قاضی زاہد الحسینی، ناظم اعلیٰ شیخ عابد حسین صدیقی، سالار اعلیٰ مرزا عبدالعزیز، ختم نبوت یوتھ فورس کے ضلعی صدر محمد شریف شاکر، کنوینر فخر الاسلام فیصل، ختم نبوت سٹوڈنٹس فیڈریشن کے صدر محمد علی اور متعدد مقامی دینی و مذہبی تنظیموں، بلدیاتی کونسلروں اور سماجی رہنماؤں نے ان واقعات پر اپنے رد عمل کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت قادیانی طبقہ ملک میں انتشار، تخریب کاری اور تشدد کی راہ ہموار کر رہا ہے اور موجودہ حکومت ختم نبوت کے پروانوں کے جذبات کو پس پشت ڈال کر اس سازشی ٹولے کی حوصلہ افزائی کر رہی ہے۔ ان رہنماؤں نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانی غنڈوں کو لگام دی جائے۔

چک سکندر پور کے واقعہ پر ایبٹ آباد میں زبردست احتجاج

ایبٹ آباد تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس نواں شہر ایبٹ آباد کا ایک ہنگامی اجلاس زیر صدارت مولانا قاضی محمد نواز خان خطیب جامع مسجد الیاس و سرپرست اعلیٰ تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس نواں شہر منعقد ہوا۔ جس میں گذشتہ دنوں کھاریاں کے نزدیک قادیانیوں کی طرف سے تحریک ختم نبوت کے راہنما مولانا محمد امیر پر قاتلانہ حملہ کی پرزور مذمت کی گئی۔ واضح ہو کہ چند روز قبل ۲۰ قادیانیوں نے مولانا محمد امیر کے ہاتھوں اسلام قبول کیا تھا۔ اجلاس میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی اسلام دشمنی اور ملک دشمن سرگرمیوں پر گہری تشویش کا اظہار کیا گیا۔ مولانا قاضی محمد نواز خان نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے حکومت کے رویہ پر نکتہ چینی کی۔ اور کہا کہ ایک مملکت میں قانونی طور پر کافر قرار دیئے گئے قادیانی مرتد، سرعام اپنی کارروائیاں جاری رکھے ہوئے ہیں۔ اور وہ اپنے مذموم مقاصد کے حصول کے لئے تشدد سے بھی گریز نہیں کرتے۔ جبکہ حکومت خاموش تماشائی بنے بیٹھی ہے۔ انہوں نے حکومت وقت سے پرزور مطالبہ کیا کہ مجرموں کو فی الفور گرفتار کر کے سرعام قرار واقعی سزا دی جائے۔

مجلس گوجرانوالہ کا تعزیتی اجلاس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کے اراکین کا ایک اجلاس مولانا محمد اشرف صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ جس میں سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے دلدادہ اور ختم نبوت کے دیرینہ مخلص کارکن چوہدری محمد شفیع کی اہلیہ محترمہ کی وفات حسرت آیات پر ایک تعزیتی قرارداد کے ذریعے چوہدری محمد شفیع سے تعزیت کی گئی اور مرحومہ کی روح کو ایصال ثواب کے لیے فاتحہ خوانی کی گئی اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے، اور پسماندگان کو صبر و جمیل عطا فرمائے۔ اجلاس میں حافظ محمد یوسف عثمانی، چوہدری غلام نبی، امان اللہ قادری، حافظ شوکت محمود، حافظ احسان الواحد، حافظ محمد ثاقب بھی شریک ہوئے۔

ختم نبوت یوتھ فورس پنجاب کے ڈویژنل سطح پر کنوینئریوں کا تقرر

ختم نبوت یوتھ فورس پاکستان صوبہ پنجاب کے اراکین کا اجلاس یوتھ فورس کے مرکزی رابطہ آفس جامع ربانیہ دربار مارکیٹ لاہور میں مرکزی سینئر نائب صدر غلام مرتضےٰ ربانی کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں مرکزی جنرل سیکرٹری محمد ممتاز اعوان نے اپنے پنجاب کے تنظیمی دورے کی رپورٹ پیش کی۔ اجلاس میں صوبہ میں تنظیمی کام کو مزید آگے بڑھانے کیلئے پنجاب کے ڈویژنل سطح پر کنوینئر نامزد کیے گئے جس کے مطابق ختم نبوت یوتھ فورس راولپنڈی ڈویژن کے کنوینئر ایم شفیق چوہدری، گوجرانوالہ ڈویژن کے کنوینئر محمد سعید ذکی، لاہور ڈویژن کے کنوینئر حافظ افتخار احمد فخر، ملتان ڈویژن کے کنوینئر عبدالرحمٰن قریشی اور بہاولپور ڈویژن کے کنوینئر عبدالصبور اعوان کو نامزد کیا گیا جبکہ باقی ڈویژنوں کے کنوینئر بعد میں نامزد کیے جائیں گے۔ اجلاس میں صوبہ پنجاب میں جماعتی کام کو زیادہ سے زیادہ آگے بڑھانے کے لیے مختلف اضلاع کے تنظیمی دورہ کرنے کا بھی پروگرام بنایا گیا۔

برطانیہ کی ڈائری

○ لندن میں عظیم الشان تاریخی مظاہرہ
○ عالمی مجلس کے راہنماؤں کی لیڈ ربولٹن برنلے باٹلی اور دیگر مقامات پر تقریریں۔

مولانا منظور احمد الحسینی

ہم نے جمادی الاخریٰ کے شمارے میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے ۱۹۸۹ء کو ختم نبوت کا سال منانے کے فیصلے کی تائید کی تھی۔ اور حالات کے تجزیہ کے ساتھ چند تجاویز بھی پیش کی تھیں۔ الحمد للہ ہماری آواز صدا بصحرا ثابت نہیں ہوئی علماء کرام اپنے مواعظ اور خطبات میں مسئلہ ختم نبوت بیان فرما رہے ہیں۔ اور مرزائیوں کی حقیقت سے مسلمانوں کو روشناس کرا رہے ہیں ملک کے ہر حصے میں آسان اور مفید کتابچے تقسیم کئے جا رہے ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ان دنوں میں لٹریچر کی اشاعت پر کئی لاکھ روپے خرچ کر چکی ہے۔ اپریل کے اوائل میں ایک اچھی پیش رفت یہ بھی ہو گئی کہ جمعیتہ علماء اسلام کے جنرل سیکرٹری مولانا فضل الرحمٰن صاحب نے وزیراعظم سے ملاقات کر کے انہیں مرزائیوں کی سرگرمیوں سے آگاہ کیا۔ اور اہم مناصب پر فائز مرزائی افسران کی فہرست پیش کی تھی۔ اور وزیراعظم نے ان اسامیوں سے مرزائیوں کو ہٹا دینے کا وعدہ کیا تھا۔ اس سلسلہ میں ایک کمیٹی تشکیل دی گئی تھی جس میں تین نمائندے وفاقی حکومت کے اور تین جمعیتہ علماء اسلام کے شامل کئے گئے دونوں طرف سے اس کمیٹی کے جو نمائندے دیئے گئے ہماری نظر میں وہ لوگ اس کام کے لئے موزوں اور مناسب ہیں۔ ہمیں توقع تھی کہ اس کمیٹی کی شاندار کارکردگی جلدی سامنے آئے گی۔ اور ان مرزائی افسروں سے چھٹکارا نصیب ہو گا۔ جو مسلمانوں کی دولت اور ایمان لوٹ رہے ہیں۔ لیکن ہماری یہ توقع اب تک پوری نہیں ہوئی اللہ کرے حکومت اس کمیٹی کو کام کا موقع دے اور اس کے ارکان اپنی نازک ذمہ داری سے کما حقہٗ عہدہ برا ہو سکیں۔

وزیراعظم نے اس ملاقات کے موقع پر سندھ کے مرزائی چیف سیکرٹری کے تبادلے کا بھی حکم صادر کیا تھا اور ۱۳ اپریل کے جنگ میں تو یہ خبر بھی چھپی تھی کہ سندھ کے نئے چیف سیکرٹری عبدالکریم لودھی اسی ہفتے اپنے عہدے کا چارج سنبھال رہے ہیں" خدا جانے یہ معاملہ کیوں التواء میں پڑ گیا۔ کنور ادریس مرزائی اب تک سندھ کا چیف سیکرٹری ہے۔ وفاقی حکومت کی طرف سے بار بار یہ بات دہرائی گئی کہ کلیدی اسامیوں سے تمام مرزائیوں کو الگ کر دیا جائے گا۔ لیکن اس اعلان کے باوجود اہم عہدوں پر مرزائیوں کو فائز کرنے کی اطلاعات مل رہی ہیں۔ مذکورہ ملاقات کے چند ہی دن بعد اخبار میں پڑھا کہ۔

"جمعیتہ علماء اسلام کے مرکزی جنرل سیکرٹری فضل الرحمٰن ایم این اے نے وزیراعظم محترمہ بینظیر بھٹو اور پانی و بجلی کے وفاقی وزیر سردار فاروق احمد خان لغاری کی توجہ واپڈا کے شعبہ آب رسانی کے جنرل منیجروں کی ترقی اور مستقلی میں سلیکشن بورڈ کی مبینہ پسند و ناپسند کی پالیسی کی جانب مبذول کرائی ہے۔ اور اس بات پر شدید احتجاج کیا ہے کہ بورڈ نے اقلیتی فرقہ قادیانی کے ایک سرگرم شخص کو بھی جنرل منیجر بنائے جانے کی سفارش کی ہے۔ جبکہ وزیر اعظم اور وفاقی حکومت ایک سے زائد مرتبہ قادیانیوں کو ان کے اقلیتی کوٹے کے مطابق ملازمتیں دینے اور کلیدی عہدوں پر فائز نہ کرنے کا یقین دہانی کرا چکی ہے"۔

(روزنامہ نوائے وقت لاہور ۳۰ اپریل ۱۹۸۹)

حالات سے اندازہ ہوتا ہے کہ وفاقی حکومت مرزائیوں کے متعلق ٹھوس اور جرأتمندانہ پالیسی اختیار کرنے سے جھجکچا رہی ہے اسی لئے وہ قول و عمل کے تضاد کا شکار ہے یہی حال پنجاب حکومت کا ہے۔ پنجاب میں بھی نرم اور لچکدار پالیسی اختیار کی گئی ہے۔ اور مرزائیوں کو مراعات دی جا رہی ہیں۔ رشید شریف نامی مرزائی جب ملک چھوڑ کر گیا تو گوجرانوالہ میں ڈی سی کے ماتحت کسی پوسٹ پر تھا۔ اب واپس آیا تو اسے پنجاب حکومت نے ڈپٹی سیکرٹری فنانس لگا دیا ہے۔ یہ مرزائیوں کا اہم آدمی ہے۔ اس کا باپ اسرائیل میں مرزائی مشن کا سربراہ ہے اس بات سے کون مسلمان ناواقف ہے۔ کہ پاکستان اور تمام مسلمان ممالک کی اسرائیل میں ہر طرح سے لاتعلقی ہے اسرائیل کے یہودی فلسطینی مسلمانوں پر برسوں سے ظلم ڈھا رہے ہیں۔ امریکہ اور یورپی طاقتوں کی زیر حفاظت اسرائیلی ریاست عالم اسلام کے سینے پر ناسور کی حیثیت رکھتی ہے۔ پوری دنیا کے مسلمان اسرائیل کو خطرناک دشمن جانتے ہیں۔ اور مرزائیوں نے اسرائیل سے باقاعدہ تعلقات استوار کر رکھے ہیں۔ اور وہاں ان کے مشن کام کر رہے ہیں۔

چند ہی دن پہلے حکومت پنجاب نے ایک اداکارہ

دیدہ زیب زیورات کیلئے تشریف لائیں
ھارون ساجن اینڈ کمپنی
گولڈ سمیتھ صراف اینڈ جیولرز
صرافہ بازار میٹھادر کراچی نمبر
فون نمبر: ۲۳۵۴۷۲

سرانجام دے رہا ہے۔ ربوہ میں مرزائیوں کے پریس سے پابندی ختم کر دی ہے۔ عرصہ دراز سے پریس پر متعین پولیس واپس بلالی ہے۔ اور سیل کھول دی گئی ہے۔ ہماری سمجھ میں نہیں آتا ہمارے حکمرانوں کو کیا ہو گیا ہے، وہ اسلام اور ملک کے دشمنوں کو دشمن کیوں نہیں سمجھتے مرزائی اسلام کے بھی دشمن ہیں اور پاکستان کے بھی۔ وہ اب بھی اکھنڈ بھارت کی آرزو اور کوشش میں ہیں بیرون ملک ان کی سرگرمیاں بھی پاکستان کے خلاف ہیں۔ مرزائیوں کا موجودہ پیشوا مرزا طاہر غیر قانونی طریقے سے بھاگ کر انگلستان چلا گیا تھا وہاں بیٹھ کر اسلام اور پاکستان کے خلاف مسلسل سازشیں کر رہا ہے شاید حکمرانوں کی نرم پالیسی کی وجہ سے ہی مرزا طاہر کو ہمت ہوئی اور وہ پیپلز پارٹی اور اسلامی اتحاد کو نصیحت کرنے لگا ہے اور ساتھ ہی دونوں کو اپنا دشمن بھی جتلا رہا ہے واشنگٹن کے حوالے سے جنگ نے خبر دی ہے کہ:

"قادیانی فرقہ کے رہنما مرزا طاہر احمد نے کہا ہے کہ پاکستان کی موجودہ غیر یقینی سیاسی صورت حال کو ختم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ پیپلز پارٹی اور آئی جے آئی ہوش مندی سے کام لے کر اپنے اختلافات کو ختم کریں۔ وہ میری لینڈ یونیورسٹی کیمپس میں قادیانی جماعت کے ۴۱ ویں سالانہ اجلاس پر اخبار نویسوں سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ مرکزی حکومت اور پنجاب حکومت کے درمیان چپقلش سے ملک کی سیاسی بنیادیں کمزور ہونے کا خدشہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک کی دونوں سیاسی پارٹیاں قادیانیوں کو ختم کرنا چاہتی ہیں۔ انہوں نے پی پی کی حکومت پر الزام لگایا کہ وہ اپنے سیکولر نظریات سے ہٹ کر اب امریکہ کی سرمایہ دارانہ پالیسیوں پر عمل پیرا ہو چکی ہے انہوں نے مولانا فضل الرحمٰن کے بارے میں کہا کہ شروع میں انہوں نے ایک عورت کے سربراہ مملکت بننے کی مخالفت کی تھی لیکن بعد میں جب وہ بے نظیر بھٹو سے ملے تو اس شرط پر اپنے اسلامی نظریہ کے اصول سے منحرف ہو گئے کہ بے نظیر بھٹو ۱۹۷۴ء کے آئین میں قادیانیوں کو اقلیت قرار دیتے ہوئے آئینی شق کو منسوخ کر دیں گی۔"

(روزنامہ جنگ لاہور ۲۷ جون ۱۹۸۹ء)

مرزا طاہر نے اپنے اس بیان میں یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ وہ ملک کے ہمدرد ہیں اور علماء کی برسراقتدار جماعتیں ان کے خلاف ہیں۔ انہوں نے پیپلز پارٹی کو سیکولر نظریات کی طرف توجہ دلائی ہے وہ سیکولر نظام ہی میں اپنی عافیت سمجھتے ہیں۔ مرزا طاہر نے مولانا فضل الرحمٰن کو اسلامی اصول سے انحراف کا طعنہ دیا ہے اور ان کی آواز کو بے اثر بنانے کی کوشش کی ہے سب جانتے ہیں کہ جمعیۃ علماء اسلام ملک میں اسلامی نظام کے لئے سرگرم عمل ہے۔ اس وقت قومی اسمبلی میں بھی دوسری مذہبی جماعتوں کی نسبت جمعیۃ علماء اسلام کو زیادہ قوت حاصل ہے اور جمعیۃ کے قائد مولانا فضل الرحمٰن کی آواز کو تمام طبقوں میں وزنی سمجھا جاتا ہے۔ ۱۶ اپریل کے اخبارات میں مولانا کا یہ بیان آ چکا ہے: "ہم قادیانیوں کی ریشہ دوانیوں کو روکنا چاہتے ہیں۔ مرزا طاہر ہزار جتن کریں اب ملک میں آکر اپنے باطل مذہب کو پھیلانا ان کے لئے ممکن نہیں ہے۔ جو حکومت انہیں یہ موقع دے گی وہ اپنے آپ کو مصیبت میں مبتلا کرے گی۔ اسلام اور ملک کے خلاف مرزائیوں نے جو منصوبے بنائے ہیں اور کوششیں کیں ان سے پاکستان کے عام مسلمان باخبر ہیں۔ اب مسلمان ان کی سازشیں نہیں چلنے دیں گے مشہور مرزائی ڈاکٹر عبدالسلام چاہتا ہے کہ اس کو پاکستان کے سائنسی اداروں کی ذمہ داری سونپی جائے۔ اخباری اطلاع کے مطابق اس نے حکومت کو کچھ تجاویز پیش کی ہیں۔ ہمارے حکمرانوں کو عبدالسلام کے فریب میں نہیں آنا چاہئے۔ خدانخواستہ اس شخص کو قبول کر لیا گیا اور ذمہ داریاں سپرد کی گئیں تو نتیجہ ملک کے نقصان اور تباہی کے سوا کچھ نہ ہو گا۔ ہندوستان نے اپنے میزائل اگنی کا تجربہ کیا تو عبدالسلام نے کھٹمنڈو میں اس کامیاب تجربہ کا خیر مقدم کیا۔ ۲۰ جون کے جمعہ ایڈیشن میں نوائے وقت نے زاہد ملک کی تازہ کتاب کا ایک اقتباس نقل کیا ہے جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ ڈاکٹر عبدالسلام نے ملک کا کتنا نقصان کیا ہے۔ زاہد ملک نے ایک سینئر سفارت کار کا بیان کیا ہوا واقعہ نقل کیا ہے، وہ سفارت کار کہتا ہے۔

"اپنے امریکی دورے کے دوران اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ میں، میں بعض اعلیٰ امریکی افسران سے باہمی دلچسپی کے امور پر گفتگو کر رہا تھا کہ دوران گفتگو امریکیوں نے حسب معمول پاکستان کا ذکر شروع کیا اور دھمکی دی کہ اگر پاکستان نے اس حوالے سے اپنی پیش رفت فوراً بند نہ کی تو امریکی انتظامیہ کے لئے پاکستان کی امداد جاری رکھنا مشکل ہو جائے گا۔ ایک سینئر یہودی افسر نے کہا "نہ صرف یہ بلکہ پاکستان کو اس کے سنگین نتائج بھگتنے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔" جب ان کی گرم سرد باتیں اور دھمکیاں سننے کے بعد میں نے کہا کہ آپ کا یہ تاثر غلط ہے کہ پاکستان ایٹمی توانائی کے حصول کے علاوہ کسی اور قسم کے ایٹمی پروگرام میں دلچسپی رکھتا ہے۔ تو سی آئی اے کے ایک افسر نے جو اس اجلاس میں موجود تھا کہا کہ ہمارے دعوے کو آپ جھٹلا نہیں سکتے

ARFI JEWELLERS
عارفی جیولرز
FOR CREATION OF ATTRACTIVE
JEWELLERY
ممتاز زیورات ——— منفرد ڈیزائن
A Perfect Setting for a perfect Woman. Where trust is a Tradition.
ARFI JEWELLERS
34-MUHAMMADI SHOPING CENTRE
BLOCK-G HAIDRY NORTH NAZIMABAD KARACHI PAKISTAN

ہمارے پاس آپ کے ایٹمی پروگرام کی تمام تر تفصیلات موجود ہیں۔ بلکہ آپ کے اسلامی بم کا ماڈل بھی ہمارے پاس موجود ہے۔ یہ کہہ کر سی آئی اے کے افسر نے قدرے غصے بلکہ ناقابل برداشت بدتمیزی کے انداز میں کہا کہ آئیے میرے ساتھ بازو والے کمرے میں میں آپ کو بتاؤں گا کہ اسلامی بم کیا ہے۔ یہ کہہ کر وہ اٹھا دوسرے امریکی افسر بھی اٹھ بیٹھے میں بھی اٹھ بیٹھا ہم سب اس کے پیچھے پیچھے کمرے سے باہر نکلے۔ میری سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا تھا کہ سی آئی اے کا یہ افسر ہمیں دوسرے کمرے میں کیوں لے جا رہا ہے۔ اور وہاں جا کر یہ کیا کرنے والا ہے۔ اتنے میں ہم سب ایک ملحقہ کمرے میں داخل ہو گئے سی آئی اے افسر تیزی سے قدم اٹھا رہا تھا ہم اس کے پیچھے پیچھے چل رہے تھے کمرے کے آخر میں جا کر اس نے بڑے غصے کے عالم میں اپنے ہاتھ سے ایک پردہ کو سرکایا تو سامنے میز پر چھوٹا ایٹمی پلانٹ کا ماڈل رکھا ہوا تھا۔ اور اس کے ساتھ ہی دوسری طرف ایک اسٹینڈ پر فٹ بال نما کوئی گول سی چیز رکھی ہوئی تھی۔ سی آئی اے افسر نے کہا "یہ ہے آپ کا اسلامی بم..... اب بولو تم کیا کہتے ہو۔ کیا تم اب بھی اسلامی بم کی موجودگی سے انکار کرتے ہو؟" میں نے کہا میں فنی اور تکنیکی امور سے نابلد ہوں میں یہ بتانے یا پہچان کرنے سے قاصر ہوں کہ یہ فٹ بال قسم کا گولہ کیا چیز ہے اور یہ کس چیز کا ماڈل ہے۔ لیکن اگر آپ لوگ بضد ہیں کہ یہ اسلامی بم ہے تو ہوگا میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ سی آئی اے افسر نے کہا آپ لوگ تردید نہیں کر سکتے ہمارے پاس ناقابل تردید ثبوت موجود ہیں۔ آج کی میٹنگ ختم کی جاتی ہے یہ کہہ کر وہ کمرے سے باہر کی طرف نکل گیا۔ اور ہم بھی اس کے پیچھے پیچھے کمرے سے باہر نکل گئے۔ میرا سر چکرا رہا تھا کہ یہ کیا معاملہ ہے۔ جب ہم کاریڈور سے ہوتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے تو میں نے غیر ارادی طور پر پیچھے مڑ کر دیکھا میں نے دیکھا کہ ڈاکٹر عبدالسلام ایک دوسرے کمرے سے نکل کر اس کمرے میں داخل ہو رہے ہیں جہاں بقول سی آئی اے کے افسر کے اسلامی بم کا ماڈل پڑا ہوا تھا۔ میں نے اپنے دل میں کہا اچھا تو یہ بات ہے"!

ہم اپنے ملک کے حکمرانوں سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ فوری طور پر مرزائیوں کو حساس اور کلیدی اسامیوں سے برطرف کریں۔ اور مرزائیوں کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھیں مرزائیوں نے ۲۳ مارچ سے اپنے صد سالہ پروگرام شروع کر رکھے ہیں وہ ملک میں عام اجتماعات نہیں کر سکتے لیکن وہ اس سال پہلے کی نسبت زیادہ منظم اور متحرک ہیں۔ اپنے مذہب کی تبلیغ خفیہ اور غیر محسوس طریقوں سے کر رہے ہیں۔ حکومت نے ان کے متعلق چشم پوشی اور درگزر سے کام لیا تو اس کے نتائج اچھے برآمد نہیں ہوں گے۔

ایمان تازہ ہو جاتا ہے

• راجہ محمد نواز پوسٹ مین بھونہ کھاریاں

مجھے ہفت روزہ ختم نبوت بہت ہی پسند آیا۔ بہت کام کی باتیں ملیں پڑھ کر ایمان تازہ ہو جاتا ہے۔ اب تو میں رات کو سونے سے پہلے حرف بحرف اس کا بغور مطالعہ کرتا ہوں۔ میں اپنے تمام مسلمان بھائیوں سے پرزور اپیل کرتا ہوں کہ ختم نبوت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اور اس ادارے سے پورا پورا تعاون کیا جائے۔

جبار کارپیٹس
ڈیلرز
قائد آباد کارپٹ ○ مون لائٹ ○ بلال کارپٹ ○
یونائیٹڈ کارپٹ ○ ڈیکورا کارپٹ ○ اولمپیا کارپٹ
مساجد کیلئے خاص رعایت
4 این آر ایونیو ایس ڈی 1 بلاک جی برکات حیدری نارتھ ناظم آباد کراچی
فون نمبر: ۶۲۶۸۸۸

لاہوری مرزائی اور اُن کے عقائد

محمد باقر جالی ——— بہاولپور

مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے لاہوری مرزائی تو شروع سے یہ کہتے چلے آرہے ہیں کہ ہم مرزا غلام احمد قادیانی کے بارے میں وہ غلو نہیں کرتے جو قادیانی کرتے ہیں۔ ہم محمد مصطفیٰ ﷺ کو آخری نبی مانتے ہیں۔ ان کے بعد کسی کے دعوے کو نبوت کو صحیح نہیں سمجھتے۔ اگر مرزا نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے یا انبیاء کرامؑ، صحابہؓ اور اہل بیت کی توہین کی ہے تو ان کی حیثیت صوفیائے کرام سے قطعاً کم نہیں ہے جو شخصیات کے نام سے تعبیر کئے جاتے ہیں ہم مرزا کو اس کی تبلیغی خدمات اور دینی کاموں کی وجہ سے صرف مجدد وقت مانتے ہیں۔ ورنہ ہمارے عقائد وہی ہیں جو عام مسلمانوں کے ہیں۔ ہم کسی غیر احمدی کو کافر نہیں کہتے اور نہ ان کے پیچھے نماز پڑھنے کو ناجائز سمجھتے ہیں۔ بلکہ ان سے شادی بیاہ لین دین کرنے کو جائز سمجھتے ہیں ان باتوں سے متاثر ہو کر سادہ لوح مسلمان ان سے تعلقات پیدا کرتے ہیں اور پھر یہ روابط بڑھتے بڑھتے اتنے گہرے ہو جاتے ہیں کہ کفر و اسلام کی حدیں ٹوٹنے لگتی ہیں۔

مرزا قادیانی کے ماننے والوں میں اختلافات کیسے پیدا ہوئے۔ یہ اختلافات ان کی دو جماعتوں میں بٹنے کا سبب کیسے بنے پھر یہ ذاتی اختلافات مذہبی رنگ کیسے اختیار کر گئے۔ جب تک ان حقائق سے پردہ نہ اٹھایا جائے ان کا اصلی روپ ہماری نگاہوں کے سامنے نہیں آسکتا اس لئے ضروری ہے کہ ان کے بارے میں وہ حقائق بیان کئے جائیں جن سے ان کے اصلی خد و خال کا پتہ چل جائے۔

۱۹۰۸ء میں جب مرزا قادیانی مرے تو حکیم نورالدین بھیروی ان کے جانشین مقرر ہوئے۔ یہ مہاراجہ جموں کے طبیب خاص اور مرزا کے لنگوٹیا یار تھے۔ مرزا جن دنوں ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ کے دفتر میں کام کرتے تھے تو یہ جموں آتے جاتے ان سے ضرور ملتے تھے اور دینی مسائل پر تبادلہ خیال کرتے پھر یہ تعلق مرزا کے ایمان و عقائد میں ایک نئے انقلاب کا سبب بنا اور اس نے دعوؤں کا سلسلہ شروع کر دیا وہ جب کوئی دعویٰ کرتے تو حکیم صاحب سب سے پہلے ان کے ہاتھ پر بیعت کرتے۔ ان باتوں سے مرزا ان پر بڑا اعتماد کرتے اور ذاتی معاملات میں بھی ان سے مشورہ لیتے ان خصوصیات کی وجہ سے وہ پوری جماعت میں سب سے زیادہ اس بات کے مستحق بن گئے کہ مرزا کے بعد اس کے جانشین بنتے۔ اگرچہ اس پر بھی چند قادیانی جز بز ہوئے مگر حکیم صاحب کے یہ کہنے پر چپ ہو گئے کہ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مجھے خدا نے خلیفہ بنایا ہے۔ اب کس میں طاقت ہے کہ وہ اس خلافت کی ردا مجھ سے چھین سکے۔ حکیم صاحب بیمار پڑے تو وہ لوگ جو مرزا کے نام نہاد سلسلہ خلافت کے چلنے کو پسند نہ کرتے تھے صاف کہنے لگے کہ اب ہم کسی کو خلیفہ نہیں بننے دیں گے جماعت کا سارا نظم و نسق صدر انجمن احمدیہ چلائیں گے۔ لیکن حکیم صاحب کے مرنے کے بعد مرزائیوں کی ایک بڑی تعداد نے مرزا محمود کو نام نہاد خلیفہ بنا دیا۔ اس پر خواجہ کمال الدین، مولوی محمد علی، مولوی صدر الدین، ڈاکٹر بشارت اور مرزا یعقوب بیگ بگڑ گئے اور انجمن احمدیہ لاہور کے نام سے ایک نئی جماعت بنا کر ان سے ہمیشہ کے لئے الگ ہو گئے یہی وہ اختلاف تھا جس کی وجہ سے یہ لوگ الگ ہوئے اور مرزا کے بارے میں اپنے عقائد تبدیل کرنے پر مجبور ہوئے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ قادیانیوں کے خلاف مسلمانوں میں جو نفرت پائی جاتی ہے اس کو کم کرنے کی یہی ایک صورت ہے کہ مرزا کو نبی کی بجائے عصر حاضر کا مجدد مانا جائے اور اس کی ان تمام تحریروں اور دعوؤں کا انکار کر دیا جائے جو اسے کذاب، مفتری اور مرتد بناتی ہیں۔ چنانچہ وہ مرزا قادیانی کے اور ختم نبوت کے بارے میں جو نئے عقائد لوگوں کے سامنے لائے وہ یہ تھے کہ ہم مرزا کو نبی نہیں مانتے بلکہ حضرت مجدد الف ثانی اور دوسرے بزرگوں کی طرح مجدد وقت مانتے ہیں۔ ہم قادیانیوں کی طرح مسلمانوں کو کافر نہیں کہتے اور نہ ان کے جنازوں میں شرکت کو ناجائز سمجھتے ہیں۔ ہمارے تمام عقائد وہی ہیں جو عام مسلمانوں کے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے مسلمانوں کی مذہبی اور سیاسی تحریکوں میں بھی حصہ لینا شروع کر دیا۔ اور انگریزوں کے جبر و استبداد کے خلاف مسلمانوں کے مؤقف کی حمایت کی چنانچہ خواجہ کمال الدین نے جنگ کانپور، جنگ طرابلس و بلقان میں مسلمانوں کے مؤقف کی حمایت کی اور تحریر و تقریر سے ان میں مذہبی جوش پیدا کرنے کی کوشش کی خواجہ صاحب نے برطانیہ سے مسلم انڈیا اینڈ اسلامک ریویو کے نام سے ایک انگریزی پرچہ بھی نکالا جو مسلمانانِ ہند کے مذہبی اور سیاسی جذبات کی ترجمانی کرنے لگا لندن سے کچھ دور ووکنگ میں خواجہ صاحب نے ایک مسجد پر قبضہ بھی کیا۔ اور اس کو مرزائیت کی تبلیغ و اشاعت کا مرکز بنایا۔ اور لندن کے مسلمانوں کو اپنے مشن سے روشناس کرانے کے لئے عیدین کا سلسلہ بھی شروع کر دیا۔ اسی طرح قادیانی جماعت لاہور کے امیر مولوی محمد علی لاہوری نے بھی انگریز مسلمانوں اور غیر مسلموں کے لئے قرآن کا انگریزی میں ترجمہ کیا، اور مختلف اسلامی موضوعات پر ضخیم کتابیں لکھ کر شائع کیں۔ اس لئے مسلمانوں کا جدید تعلیم یافتہ طبقہ ان کی تحریروں اور تبلیغی کاموں سے بڑا متاثر ہوا۔ اور ان کی تکفیر میں عام مسلمانوں کا ساتھ دینے سے انکار کرنے لگا مگر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایک ایسے شخص کو جس نے ختم نبوت کا انکار کر کے نبوت کا دعویٰ کیا ہو جس نے ان آیات کو جن میں حضور اکرم ﷺ کا ذکر ہے اپنی ذات پر چسپاں کیا ہو جس نے مسیح موعود کا دعویٰ کیا ہو جس نے تمام انبیاء کرام صحابہ اور اہل سنت کی توہین کی ہو جو نزول وحی کا مدعی ہو اور مسلمانوں کو کافر کہتا ہو۔ اور ان کی نماز جنازہ میں پڑھنے کو حرام سمجھتا ہو اور احمد و محمد کا اطلاق اپنی ذات پر کرتا ہو۔ ایسے شخص کو مجدد، مسیح موعود مہدی آخر الزمان ماننے والا مسلمان ہو سکتا ہے؟ جبکہ مسیح موعود کا خطاب نبوت ہی کی تعبیر ہے۔ پھر لاہوری جماعت کی قیادت ان لوگوں کے ہاتھوں میں رہی جو ابتداء میں مرزا کو نبی مانتے تھے اور اس کے تمام دعوؤں کو سچا مان کر اس کے ہاتھ پر بیعت ہوئے تھے۔ جب آپس میں اختلاف بڑھے اور سیاسی مصلحتیں سامنے آئیں تو پھر عقائد تبدیل کرنے پر مجبور ہوئے۔ اور دجل و فریب اور مکر و تلبیس میں قادیانیوں کو پیچھے چھوڑ گئے۔ یعنی مرزا کو مجدد مان کر تمام انبیاء سے افضل سمجھنے لگے۔ اگر ان لاہوریوں سے یہ کہا جائے

کہ مرزا تو ختم نبوت کا منکر تھا اس نے امتی ظلی اور بروزی نبی ہونے کا دعویٰ کیا تھا حضرت عیسٰی کی آمد کے بارے میں جو روایتیں احادیث کی کتابوں میں آئی ہیں۔ ان کا اطلاق اپنی ذات پر کرتا تھا اس نے نصوص صریحہ میں جھوٹی اور من گھڑت تاویلیں کیں ہیں اس نے انبیاء اور صحابہ کی توہین کی ہے۔ اس نے ۸۶ مردود دعوے کئے ہیں جو اسے کفر و ارتداد کے آخری مقام پر پہنچا دیتے ہیں۔ کیا ایسے بدعقیدہ، گمراہ اور مرتد کو مجدد اسلام مانا جا سکتا ہے۔ جبکہ شاہ عبدالعزیز، شاہ اسمٰعیل شہید، مولانا قاسم نانوتوی، رشید احمد گنگوہی، علامہ سید انور شاہ صاحب، اور حضرت تھانوی جو اپنی دینی خدمات علمی کمالات اور اصلاحی کاموں کی وجہ سے مجدد کہلانے کے مستحق تھے مگر آج تک کسی نے ان کو مجدد نہ کہا اور نہ انہوں نے اپنے بارے میں کوئی دعویٰ کیا تو پھر مرزا جی کفر و ارتداد کے باوجود مجدد اسلام کیسے بن گئے اور ان کو مجدد نہ ماننے والے دائرہ اسلام سے خارج ہونے لگے تو وہ جواب میں کہتے ہیں کہ مرزا جی کے بارے میں جتنی باتیں کی جاتی ہیں یہ سب ان سے غلط منسوب ہیں وہم ان کو صحیح نہیں مانتے ہم تو ان کی اپنی خدمات کو نگاہوں کے سامنے رکھتے ہیں۔ اور ان کی بنا پر ان کے مجدد ہونے کے قائل ہیں۔ اب بتایئے مرزا غلام احمد قادیانی نے جو کفر و ارتداد کا ارتکاب کیا ہے اور لغو اور بے ہودہ باتیں کی ہیں وہ سب کی سب اس کی کہی ہوئی ہیں اور اس کی تصانیف میں موجود ہیں۔ اور تمام مرزائی ان کے ایک ایک لفظ پر ایمان رکھتے ہیں اور ان کی صحت میں شبہ کرنے کو کفر سمجھتے ہیں۔ پھر لاہوری یہ کیسے کہتے ہیں کہ ان سے غلط منسوب ہیں یہ منافقت میں قادیانیوں سے بھی بڑھ گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو ان کے دام فریب سے بچائے۔

نونہالان ختم نبوت

آنحضرتؐ کے ارشادات گرامی

* امتیاز عرفان علی پور

• جو شخص صبر کرنے کی کوشش کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو صبر دے گا (بخاری و مسلم)

• اس شخص پر دوزخ حرام ہے۔ جو نرم مزاج لوگوں سے میل جول رکھنے والا خوش خو اور میانہ رو ہو۔

• جو شخص اللہ اور روز قیامت پر یقین رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کو نہ ستائے۔

• مریض کے پاس عیادت کے لئے جاؤ تو زیادہ دیر نہ بیٹھو اور نہ شور و غل کرو۔

• کسی آدمی کے جھوٹا ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ سنی سنائی بات کو بغیر تحقیق کے دوسرے کو بیان کر دے۔

• اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کرے گا جو بیچنے میں خریدنے میں اور تقاضا کرنے میں نرمی کرتا ہے۔

خاتم النبیینؐ کی بچوں پر شفقت

* محمد الطاف سحر حاصل پور

سرور کائنات، رحمت اللعالمین، نبی آخر الزمان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بچوں سے بے انتہا پیار کرتے تھے۔ آپ بچوں پر شفقت، محبت اور نرمی سے پیش آتے تھے۔ بچوں سے محبت کا یہ عالم تھا کہ جب بھی سفر مبارک سے واپس تشریف لاتے تو راستے میں جو بچے ملتے انہیں آگے پیچھے سواری پر بٹھا لیتے۔ اسی طرح جب آپ کی خدمت میں موسم کا نیا پھل پیش کیا جاتا تو آنحضرت سب سے پہلے کمسن بچوں میں تقسیم فرماتے۔ بچوں سے متعلق آپ کا ارشاد ہے کہ "یہ بچے تو خدا کے باغ کے پھول ہیں"

مشہور صحابی حضرت زید بن حارثؓ کے کمسن بیٹے حضرت اسامہؓ سے حضور اقدس کو اس قدر محبت تھی کہ خود اپنے ہاتھ سے ان کی ناک صاف کرتے۔ آپؐ اپنے ایک زانو پر حضرت حسنؓ اور دوسرے پر حضرت اسامہؓ کو بٹھا کر یہ دعا فرمایا کرتے:

"یا اللہ! میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان دونوں سے محبت کر"

اور فرمایا کرتے کہ اگر اسامہؓ بیٹی ہوتی تو میں اسے زیورات پہناتا، ہمیں بھی چاہئے کہ ہم بچوں کے ساتھ محبت پیار اور نرمی کا برتاؤ کریں۔

بچوں کا جہاد میں شرکت کا شوق

* محمد طارق عثمان سرگودھا

حضرت عمیرؓ آبی اللحم کے غلام اور کم عمر بچے تھے۔ جہاد میں شرکت کا بہت ہی شوق تھا۔ خیبر کی لڑائی میں شرکت کرنے کی خواہش کی۔ ان کے سرداروں نے بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں سفارش کی کہ حضرت عمیرؓ کو جہاد میں شرکت کی اجازت فرما دی جاوے چنانچہ حضور اقدس نے اجازت عطا فرما دی۔ ایک تلوار بھی مرحمت فرما دی جو گلے میں لٹکالی۔ مگر تلوار بڑی تھی اور قد چھوٹا تھا اس لئے زمین پر گھسیٹتی جارہی تھی۔ اسی حال میں خیبر کی لڑائی میں شرکت کی۔ چونکہ بچے تھے۔ اور غلام بھی اس لئے غنیمت کا پورا حصہ تو نہ ملا۔ البتہ عطا کے طور پر کچھ سامان حصہ میں آیا۔

مجاہد اور شہید کا مقام

* محمد خورشید اعوان چکیاہ مانسہرہ

حضرت سلمان فارسیؓ روایت فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے راستے

صرافہ بازار میں سونے کی قدیم دکان
صراف حاجی صدیق اینڈ برادرس
اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں
کندن اسٹریٹ صرافہ بازار کراچی
فون نمبر: ۷۴۵۸۰۳

ہم نفیس، خوبصورت اور خوشنما ڈیزائن چینی [پورسلین] کے اعلیٰ قسم کے برتن بناتے ہیں

دادا بھائی سرامک انڈسٹریز لمیٹڈ —— ۲۵/بی سائٹ کراچی ـ فون نمبر ۲۹۱۴۳۹

HB
TRUSTABLE MARK
Hameed
معیاری زیورات کا مرکز
حمید برادرز جیولرز
شاہراہ عراق صدر کراچی
فون: ۵۲۵۴۵۴، ۵۲۱۵۰۳

نئی کارمینا

نظامِ ہضم کی اصلاح کے لیے زیادہ پُرتاثیر

انسان کی تن دُرستی کا زیادہ تر انحصار معدے اور جگر کی صحت مند کارکردگی پر ہے۔ اگر نظامِ ہضم درست نہ ہو تو دردِ شکم، بدہضمی، قبض، گیس، سینے کی جلن، گرانی یا بھوک کی کمی جیسی شکایات پیدا ہو جاتی ہیں جس کے سبب غذا صحیح طور پر جُزوِ بدن نہیں بنتی اور صحت رفتہ رفتہ متاثر ہونے لگتی ہے۔

پاکستان اور دنیا کے بہت سے ممالک میں ہمدرد کی کارمینا پیٹ کی خرابیوں کے لیے ایک مؤثر نباتاتی دوا کے طور پر شہرت رکھتی ہے۔ چونکہ یہ ہر گھر کی اہم ضرورت ہے اس لیے ہمدرد کی تجربہ گاہوں میں اس کی افادیت پر ہمہ وقت تحقیق و تجربات کا عمل جاری رہتا ہے۔ نئی کارمینا اسی تحقیق کا حاصل ہے۔ نئی کارمینا کو پودینے کے جوہر اور دیگر مفید و مؤثر اجزا کے اضافے سے زیادہ قوی، پُرتاثیر اور خوش ذائقہ بنا دیا گیا ہے۔

نئی کارمینا نظامِ ہضم کو بیدار کرنے، معدے اور آنتوں کے افعال کو منظم و دُرست رکھنے میں زیادہ کارگر ہے۔

بچوں، بڑوں سب کے لیے مفید **نئی کارمینا** ہمیشہ گھر میں رکھیے

ہمدرد
ہم خدمتِ خلق کرتے ہیں

تحقیق، رُوحِ تخلیق ہے

بقیہ۔ مسائل

برخورداری کی حوصلہ افزائی تو نہیں؟

(۳) شیر محمد بیٹے بیٹیوں سے چونکہ کلیم اللہ کی وجہ سے ناراض رہتا ہے اور بددعائیں دیتا ہے، ان کو کیا کرنا چاہئیے۔ نافرمان بیٹا ظالم ہے اور اگر ظالم ہے تو اس کی تائید کرنے والا کیا ہوا؟ نیز مظلوم کی حمایت کرنی چاہئیے یا باپ کی بددعاؤں سے ڈر کر اس کی تائید و حمایت کرنی چاہئیے۔

(۴) گالی گلوچ اور لڑنے کے باوجود کیا اس کے باپ پر شرعاً یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اس کی شادی کرے؟ خاص کر ایسی صورت میں جبکہ مقابلہ برابر جاری ہے۔ معافی تو بہ تو ایک طرف، پشیمان تک نہیں۔

(۵) برخوردار کے برے افعال کا بوجھ کیا واقعی اس کے والد پر ہوگا؟

ج: اس لڑکے کا اپنے والد کی بے ادبی و نافرمانی کرنا گناہ کبیرہ ہے، جس کی وجہ سے وہ سخت گنہگار ہے، اور اس کے دادا کا اس کی ناجائز حمایت کرنا بھی ناجائز ہے۔ لیکن میرا مشورہ یہ ہے کہ اس لڑکے سے قطع تعلق نہ کیا جائے اور اس کی شادی کر دی جائے اہل قرابت اس سے نفرت نہ کریں، بلکہ شفقت و محبت کا برتاؤ کریں اس تدبیر سے توقع ہے کہ اس کی اصلاح ہو جائے گی۔

بقیہ۔ نونہال

میں اسلامی ملک سرحد کی حفاظت میں رات دن ایک کرنا ایک مہینے کے نفلی روزے رکھنے اور راتوں کو نماز میں ایک ماہ تک کھڑے رہنے سے بہتر ہے۔ اور یہ حفاظت کرنے والا اگر اس حالت میں مر گیا تو جو وہ عمل کرتا تھا۔ اس کا ثواب اس کے لئے برابر (قیامت تک) جاری رکھا جائے گا، اور اس کا رزق جاری رہے گا۔ (جو شہید کے لئے جاری رہتا ہے) قبر میں فتنہ ڈالنے والوں سے، امن میں رہے گا۔ حضرت ابوایوب رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص دشمن سے مقابل ہوا۔ اور پھر ثابت قدم رہا یہاں تک کہ مقتول یا غالب ہو گیا تو قبر کے اندر فتنہ میں نہ ڈالا جائے گا۔

ماں

ماں کے وجود سے جتنا پیار کرو، اتنا کم ہے۔ اس کی محبت چٹان سے مضبوط اور پھول سے زیادہ خوبصورت ہے۔ جس نے اس کے وجود کو اہمیت نہ دی۔ وہ دنیا میں کبھی عزت کی زندگی نہیں گذار سکتا جس کی ماں نہیں وہ دنیا کا سب سے بد نصیب شخص ہے۔ جس نے ماں کے ہوتے ہوئے اس کے وجود کا احساس نہ کیا" وہ دوزخی ہے"۔

محمد طیب شفیق چک ۱۱۱ گ ب

نورالدین محمد جہانگیر شہنشاہ

* ساجد پرویز میری پور

مغل بادشاہوں میں اکبر سب سے بڑا بادشاہ گذرا ہے۔ اس کے پاس خدا کا دیا سب کچھ تھا۔ مگر اولاد نہ تھی۔ وہ ہر وقت کچھ کھویا کھویا اور غمگین سا رہتا تھا۔ جب بادشاہ اکبر کی عمر انتیس سال ہوئی تو اس کا غم حد سے بڑھ گیا۔ اس نے ایک روز اپنے عقلمند وزیر ابوالفضل کو بلایا۔ اور کہا کہ ہم سوچتے ہیں کہ ہمارے بعد اتنی بڑی سلطنت کا وارث کون ہوگا" ابوالفضل نے ہاتھ باندھ کر عرض کی "جہاں پناہ! آگرہ سے دس میل دور ایک گاؤں ہے۔ جسے فتح پور سیکری کہتے ہیں۔ اس گاؤں میں ایک بہت بڑے بزرگ شیخ سلیم رہتے ہیں۔ سنا ہے خدا ان کی دعا بہت جلد قبول کرتا ہے۔ اگر حضور ان سے دعا کے لئے کہیں تو کیا عجب کہ دل کی مراد پوری ہو جائے"۔

اکبر نے ابوالفضل کی بات مان لی۔ اور دوسرے ہی اور دوسرے ہی دن فتح پور پہنچے۔ اور دعا کی درخواست کی۔ شیخ سلیم نے اکبر کے لئے دعا کی۔ اور کہا "خدا تمہاری آرزو ضرور پوری کرے گا۔ تمہاری ہاں تین لڑکے ہوں گے"۔ اکبر بادشاہ کی حکومت کو تیرہ برس ہو چکے تب اس کی ایک چہیتی بیگم رانی جودھا بائی کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا۔ جس کا نام سلیم رکھا گیا۔ یہی سلیم آگے چل کر نورالدین محمد جہانگیر شہنشاہ ہند کہلایا۔

سونے کے معیاری زیورات خریدنے اور بنوانے کیلئے
نیو ایرا
جیولرز
تشریف لائیں
زیب النساء اسٹریٹ کراچی
فون: 514672

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-16o

مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مدینہ ! عقل بے مایہ ہے، کیا تیری ثناء لکھوں
اِک اس ہی سوچ میں غلطاں ہے دل ہیرا کہ کیا لکھوں

میں پہلے مانگ لوں رب سے دعا اہدلئے وجداں کی
مدینہ ! تجھ کو مسکن پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لکھوں

تجھے آرام گاہِ قدسیاں کہہ دوں تو بہتر ہے !
تجھے سکّانِ ارضی کے لیے تسکین گاہ لکھوں

جہاں منشور اللہ کا ہے جیتا جاگتا آئین !
میں اِسلامی خلافت کا تجھے وہ عاصمہ لکھوں

مدارِ آبروئے زندگانی جس پہ ٹھہرا ہے !
تجھے تخلیقِ ربّانی کا وہ ہی دائرہ لکھوں

بساط اپنی بچھائی تو نے قدمینِ محمدؐ میں
تجھے حُبِّ رسولِ عالمیں کی انتہاء لکھوں

جو خالص ایک اللہ کی عبادت پر رہیں نازاں !
تجھے توحید والوں کا اِک ایسا صومعہ لکھوں

فدا مردانِ حُر کر کے ثقاہت اپنی دکھلائی
رسالتؐ کی صداقت کا تجھے پکا گواہ لکھوں

جو پیغامِ فنا ہیں لشکرِ الحاد کے حق میں
تری صمصام تلواروں کو برقِ صاعقہ لکھوں

وہ خطّے باسعادت ہیں پڑے کفشِ نبیؐ جن پر
تری شانِ عظیم کو مگر سب سے جُدا لکھوں

کریں تحصیل تجھ سے لوگ تہذیب و تمدّن کی
علومِ فاضلہ کی، نافعہ کی درس گاہ لکھوں

جو سیدھا باحفاظت لے چلے اللہ کے گھر تک
جسے دی راہداری رب نے ایسا راہنما لکھوں

تری ہر ایک جنبش ہے امینِ قوتِ ایماں
تری ہر اِک ادا کو حاملِ زہد و تقیٰ لکھوں

جہاں پر کھوٹے سکّے بھی کھرے سونے میں ڈھلتے ہیں
تجھے سب سے بڑا مرکز، اسی ٹکسال کا لکھوں

مدینہ ! تری عظمت کیلئے میری جبیں خم ہے !
میں تیری مُکرمت کو ہر کرامت سے وریٰ لکھوں

جسے پانے کے بدلے جان کا ہدیہ بھی ارزاں ہے
تجھے قلبِ سمیہ کا اک ایسا مدعا لکھوں

(سمیہ مسعود عبدہ)